UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224593
UNIVERSAL
LIBRARY

کتاب حالات [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible]

[illegible]

[illegible]

تالیف کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنہ ۱۸۶۱ع

طبع [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

حالاتِ دیہی

بعد حمد اور صلواۃ کے یہہ کتاب حالات دیہی سنہ ۱۸۴۸ع مین بموجب فرمایش جناب
مستر جاربس رکیس صاحب بہادر کلکتر ضلع مین پوری کے محمد جمال الدین حسن
ڈپٹی کلکتر مذکور نے لکہی تہی سبب اوسکے لکہنے کا یہہ ہوا کہ صاحب ممدوح پاس چار پانچ
ورق لکہے ہوئے منشی مادہو پرشاد تحصیلدار غازی پور ضلع فتحپور کے تہے اوسمین چند
طریق دیہات کی تحصیل کے لکہے تہے صاحب ممدوح نے مجہے عنایت کیے اور ارشاد فرمایا
کہ اسکی تکمیل کردو مین نے جو دیکہا تو اوسمین چند صورتین آپس کے چلن کی مندرج
تہین تفصیل قسم دیہات یعنی زمینداری و پٹیداری مکمل او نامکمل ورد و چار اور طرح
کے چلن جو مجہے معلوم تہے اوسمین لکہکر پیش کیا تب ارشاد کیا کہ اگر اور کچہہ حالات
دیہی مفصل اوسمین زیادہ ہوکر ایک کتاب ہوجاوے تو بہتر ہے تب مین نے سرے
سے یہہ کتاب تا اختتام لکہی اور دو فصل طریق استخراج جمع سالانہ اور حاصل آبپاشی
سالانہ جو پہلے وقت ترمیم بندوبست پرگنہ مصطفی آباد کے لکہی تہین وہ بہی اسمین
شامل کین اور تہوڑا سا حساب جبر اور پیمایش ہندوستانی اور انگریزی کا بہی
مندرج کیا اسواسطے کہ اس سے پہلے جو کتابین تصنیف ہوئی ہین اونمین پیمایش

کا حال مفصل نہین ہی صاحب ممدوح نے اس کتاب کو پہلے بنظر سرسری تہوڑا سا
دیکہکر مستر میور صاحب بہادر سکرتری صدر بورڈ مال اضلاع مغربی و شمالی کے
پاس بہیجا جب وہان سے واپس آئی پہر فصل دوم کو اچہی طرح سے دیکہا اور
اوسکے مدارج کی دفعہ وار اپنی راے کے مطابق ترتیب دی اور کہین کہین
اور فصلون مین بہی ہدایت کچہہ تفصیل کی اسواسطے کہ کتاب اور تالیف
ایسی چاہیے کہ عام فہم ہو نہ یہہ کہ خوب واقف کار لوگ فائدہ اوٹہاوین
اور ناواقف محروم رہین چنانچہ اوسکے مطابق پہر از سر نو جا بجا درست تحریر
ہوئی میری عقل ناقص مین اس کتاب سے تین طرح کا فایدہ متصور ہی
پہلا تو بڑا فایدہ اون لوگون کے واسطے ہی جو امیدواری کرتے ہون حصول
سند لیاقت عہدہای سرکاری کے لیے از روی امتحان کے یعنی اس کتاب کے پڑہنے
سے اونکو اصطلاحات مروجہ مواضع اور امور مال اور طریق و چلن دیہات
کے جب اچہی طرح سے معلوم ہو جاینگے تو بن کام کرنے سررشتہ مال کے قواعد
و مضامین قوانین اور سرکیولر ہاے سررشتہ مال خوب سمجہہ جاوینگے ورنہ
بلا تجربہ کام کے قواعد مندرجہ قوانین مال خوب نہین سمجہہ سکتے ہین اور وقت حصول عہدہای
حکومت عدالت اور مال انفصال قضایا باہم اہل دیہات کے بسبب یافت ہونے اونکے طرفین
باہم کیے خوب کار فرمائی کر سکینگے کیونکہ انفصال قضایا تو اسیکا نام ہی کہ اہل معاملات مین جو کوئی
خلاف اپنے حقوق شدآمد و چلن قدیم کے چلتا ہو اوسکو دفع کرے اور جو شخص چلن قدیم اور
رواج و رسم کا کلیۃً جانتا ہوگا البتہ وہ اصل طریق اور رواج کو تحقیقات سے نکال سکتا ہی اور
جو نہین جانتا ہوگا اوسکے فیصلہ کے وقت کوئی نئی بات اوسکی طبیعت کی دخیل فیصلہ ہو جاویگی

اور یہہ بہت بڑے نقصان کی بات ہی +

دوسرا فایدہ اہلکاران مال کے واسطے ہی کیونکہ اہلکاران سررشتہ مال یہان کے حال اور
طریق انقلابات سے اچھی طرح واقف ہوکر انصرام اپنے عہدہ کا کر سکینگے اور ہر وقت
صفائی چلن اور راہ و رسم اہل دیہات مین کوشش کرینگے تو اپنی تحقیقات و کاربرداری کے
وقت طبیعت کی خواہش کو دخل نہ دینگے اور اس بات سے اونکے دو بڑے مطلب حاصل ہونگے ایک
تو حاکم بالادست اونکا تحقیقات اور کاربرداری مین اونکی ساختہ و پرداختہ پر اعتماد کریگا کیونکہ
اصل حال کہل جانے سے اونکی تحقیقات کا اعتبار پیدا ہوگا دوسرے اہل معاملات اونکی شکایت
بہی نکر سکینگے کیونکہ وہی کہل جانا اصل حال کا اونکی کاروائی سے مانع اونکی شکایت کا ہوگا
اور جب ہر کسی کو معلوم ہو جاویگا کہ یہہ افسر کچہہ اپنی طبیعت کی بات کو دخل نہین دیتا ہی
بلکہ وقت صرف تحقیقات اصل چلن اور رواج کا ہوتا ہے اور اصل رواج کے قایم رکہنے مین کوشش
کرتا ہی تو یقیناً اوس سے سب لوگ عموماً راضی رہینگے اور نافہم اوسکے بعد سمجہانے کے بیجا تکرار نکرینگے
اور اسکا کہنا مانینگے اور جو وہ نشیب و فراز مال کاری سمجہادیگا اوسپر عمل کرینگے +
تیسرا فایدہ زمینداروں کیے واسطے ہی کہ وہ اوسکو اگر سمجہین اور دیکہین تو اپنے علاقجات کا
انتظام اچہی طرح سے کر سکتے ہین اور یہہ بہی سمجہہ سکتے ہین کہ اہلکار سرکار کے جو ہمارے خبر یا بی
حال سے واقف ہین تو ہماری تکرار بیجا کام نہ آویگی البتہ اوس سے کچہہ باز رہینگی اور اخراجات
بیجا اپنے نکرینگے اور کوشش حصول اطمینان اور معاش مین کرینگے +
خوب دیکہا ہی کہ جب اہل معاملات کاربرداز سرکاری کو جان لیتے ہین کہ ہماری
رسم و راہ سے واقف نہین ہی تو اوسکے سامنے ایسے ایسے عذرات اور حرکتین
کرتے ہین اور طوالت مین ڈالتے ہین کہ آخر کو اصل مطلب مین فساد

فساد تیر کرلے ایسا تو کوئی ہیچ کہیں مین فایدہ ہوتا ہی اور جب وہ جانتے ہین کہ یہہ ملک کا خوب
واقف ہی تو بیجا طوالت سی فی الجملہ باز رہتے ہین + اس کتاب کی دس فصلین ہین اور ہر فصل
کی تفصیل نیچے لکہی جاتی ہے فصل اول اسمین معنی اور مراد ہے لفظ زمینداری اور پٹیداری کے
مکمل و ناکمل سے فصل دوم مین طریق چلن دیہات زمینداری کا بیان ہے
فصل سیوم مین طریق چلن دیہات پٹیداری مکمل کا ذکر ہی فصل چہارم
مین بیان طریق چلن دیہات پٹیداری ناکمل اور طریق تحصیل اراضی تعلقات اور
اوکا ہی اسامیون کا ہے اور تفصیل اون باتون کی جس سے اراضی اچھی ہوتی ہی اور جس سے
ناقص ہوتی ہے اور جسکو اسامی کی آبادی و ویرانی مین دخل ہی فصل پنجم اسمین طریق
انتقالات قبضہ اراضی کا ہے فصل ششم اسمین مذکور ہی طریق تقسیم اور بانٹ اسی کا
فصل ہفتم مین تفصیل حالات موسم سال ہر ایک ہی جسکو جوتنے بونے مین دخل ہی
اور جدول تفصیل جنباس معہ تمام امور متعلقہ اوسکے کے فصل ہشتم مین طریق
پیمایش ہندوستانی اور انگریزی کا حال ہے فصل نہم مین طریق استخراج تعداد جمع رقبہ
سالانہ کا براہین ہندسہ سے لکہا ہی فصل دہم سے طریق استخراج تعداد آبپاشی سالانہ
کا براہین ہندسہ سے معلوم ہوتا ہی مقدمہ زمینداری یہہ لفظ فارسی ہی اور اوسکی
ترکیب بہی فارسی ہی یعنی دو لفظ سے مرکب ہے ایک اسم دوسرا امر زمین اسم ہے
دار امر ہے تو مطابق قاعدہ فارسی کے جب اسم امر کے ساتھہ ملتا ہے تو اسم فاعل کے
معنی پیدا کرتا ہے لفظ زمین جب کہ لفظ دار کے ساتھہ ملا تو معنی ہو گئے زمین کا رکھنے
والا یعنی مالک زمین اور لفظ زمیندار مین حرف یای نسبت لگانے سے زمینداری ہوا
یعنی وہ ملکیت جو مالک سی نسبت رکھتی ہی تو مالک کو زمیندار اور ملکیت کو زمینداری

کہتے ہین + یہہ لفظ زمیندار اور زمینداری کا جو ہندوستان مین اب بولا جاتا ہی پہلے نہین تہا اسکے معنی مین لفظ بہومیان کا بعضی بعضی پوتہی مین سُنا ہی اہل فارس کی عملداری مین یہہ لفظ مستعمل ہوا + معلوم ہوتا ہی کہ پہلے بمعنی راجا اور تعلقہ دار اور رئیسان علاقہ جو حضور رئیس اور حاضر باش دربار کے تہے اونکو بلفظ زمیندار کہتے تہے اور اونہین کے ساتہہ طریق تشخیص علاقجات اور پرگنجات کا تہا ایک دلیل اوسکی یہہ ہے کہ بعضی بعضی کتاب تاریخ اور مکتوبات سلاطین مین یہہ لفظ اسطرح لکہا ہی فلان زمینداران ملک فلان شورش یا سر فساد مین + دوسری دلیل یہہ ہے کہ ابتدای عملداری سرکار مین جب صیغہ داران پرگنہ نے کی حقیقت زمینداری کی داخل کی تو اکثر تعلقہ داران اور راجہا کلان کو بمواضع کا زمیندار لکہا ہے سے معلوم ہوا کہ یہہ لفظ اوسوقت تک بڑے بڑے رئیسون کو بولا جاتا تہا + تیسری دلیل یہہ ہے کہ کاغذات وصلباقی سنین ماضیہ مین بجاے اصل مالک موضع کے لفظ زمیندار کا کم لکہا جاتا تہا بلکہ لفظ قبولیت دار کا اکثر لکہا ہی + معلوم ہوتا ہے کہ اصل مالکان اراضی کی اوسوقت کچہہ قدر نہین ہوتی تہی لیکن کہین اصل مالک کے معنی مین لفظ مقدم کا پایا جاتا ہی ایک دلیل اوسکی یہہ ہی کہ بعضی جگہہ جو پرانا کاغذ کسی اصل مالک کے پاس ہے تو اوسمین لفظ مقدم کا لکہا ہی دوسری دلیل یہہ ہی کہ دیہات اراضی معافی کے اکثر فرمانونمین بجاے اصل مالک زمین کے لفظ مقدم کا اسطرح لکہا ہی فلان شخص کو فلان اراضی معاف ہوئی معہ حق مقدمی سرکار کی ابتدای عملداری سے اس لفظ زمیندار اور زمینداری کا بمعنی اصل مالک اور ملکیت کے بہت استعمال ہوا اب سب اہل دیہات اور اہل دفتر لفظ زمیندار بمعنی مالک اور لفظ زمینداری بمعنی ملکیت خراجی کے بولتے اور لکہتے ہین برخلاف اوس ملکیت متقبضہ کہ جو اونکی خاص ملکیت نہین ہی جیسے مستاجری یا ٹہیکہ داری یا رہن + اب جاننا چاہیے کہ نام اور صیغہ مواضع لاخراجی کے بہت مشہور

یہہ ہین معافی جاگیر اور مواضع خراجی کے بالفعل یہہ ہین زمینداری مقدمی +
مستاجری ٹہیکہ اس مین مستاجری اور ٹہیکہ تو عارضی بات ہی کسی سبب خاص سے
اونہین دو قسم کے مواضع مین سے ہوجاتے ہین یعنی قسم زمینداری سے یا مقدمی سے + اصل صورت اور
صیغے مواضع خراجی کے بہی دو ہین زمینداری اور مقدمی + اب معلوم کرنا چاہیے کہ مطابق
آئین ہفتم سنہ ۱۸۲۲ع اور آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع سرکار نے جو بندوبست مواضع خراجی کا کیا ہی انہین دو
طرح پر بندوبست ہوا ہی ایک زمینداری اور دوسرا مقدمی بسوہ داری + زمینداری یہہ ہے
کہ جس موضع مین ایک ہی فرقہ مالک نکاسی موضع کا اور ذمہ دار خراج سرکار کا ہی + خراج سرکار
کے سوا منجملہ نکاسی کے جو نفع بچتا ہی سب اوسی فرقہ کے آپس مین تقسیم ہو جاتا ہی مثلاً ایک موضع
کی نکاسی سو روپیہ اور سرکار نے چالیس روپیہ سیکڑے کے حساب سے نفع چہوڑ کر ساٹہہ روپیہ جمع
تجویز کی تو چالیس روپیہ نفع کا مالک اوسی فرقہ مین بحصہ رسد بٹ جاویگا مقدمی بسوہ داری یہہ
ہی کہ جس مین فرقہ مالکان اراضی کے سوا کوئی دوسرا شخص بہی اوس نفع مین شریک رہا
جیسے تعلقہ دار اور راجہ لوگ مثلاً منجملہ سو روپیہ نکاسی کے بعد منہائی ساٹہہ روپیہ مال گذاری
سرکار کی جو چالیس روپیہ نفع تہا اوسمین بیس روپیہ واسطے فرقہ مالکون کے چہوڑا اور بیس روپیہ واسطے
تعلقہ دار کے قرار دیا فقط دفعات چار اور دس قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۲ع سے فرق اصطلاح کے
دونون صیغہ موضع کا معلوم ہو جاویگا + بندوبست مقدمی بسوہ داری مین اصل مالکون کا نام
لکہا مقدم بسوہ دار اور اونکی ملکیت کا نام مقدمی بسوہ داری رکہا اور تعلقہ دار کو جو حق
نفع مین ٹہہرایا اوسکا نام حق تعلقہ داری مالکانہ رکہا + بندوبست مقدمی بسوہ داری
مواضع کا بہی دو طرح پر ہوا ہے + ایک تو یہہ کہ سرکار نے بندوبست موضع کا اصل مالکون اور
قابضون کے ساتہہ کر دیا اور مال گذاری سرکار اور تعلقہ دار کا مالکانہ جو قرار پایا اوسکا ایک اقرارنامہ

اور ان مالکون سے لکھا لیا کہ وہ لوگ یہہ سب روپیہ اپنے صدر مالگذار یعنی تعلقہ دار کو دیا کرین
اور بندوبست انتظام اراضی اور چلن اور راہ و رسم اسکی بہی اونسے دریافت کرکے لکھائی + اور
دوسرا اقرارنامہ اور درخواست تعلقہ دار اور مالگذار صدر سے بہی لکھا لیا کہ زر مالگذاری سرکار اصل
مالکون سے معہ اپنے مالکانہ کے وصول کرکے سرکار روپیہ سرکار مین پہنچا دینگے اور اپنا مالکانہ آپ لے لے
اسکی تدبیر بہی اوسکو بتلائی اور لکھائی کہ جب اصل مالک سے روپیہ مذکور تو وہ اسطرح وصول کرے چنانچہ وہ
صدر مالگذار اپنا مالکانہ تو آپ لیتا ہی اور سرکار کی مالگذاری سرکار مین پہونچا دیتا ہی اور انتظام
اراضی اور اوسکے اسکے بابت یہانت مین اوسکو کچھہ دخل نہین ہی + ایسے بندوبست کو
بندوبست مفصل کہتے ہین اور تعلقہ دار کو مالگذار صدر جیسا کہ اس ضلع مین سات آٹھہ موضع کا
بندوبست اسطرح سے ہوا ہی + دوسری صورت یہہ ہی کہ سرکار نے مالکان اور متعلقان
اراضی کے ساتہہ بندوبست خراج سرکار کا کیا اور اوسپر حق مالکانہ تعلقہ دار بہی بڑہا کر اونسے
ایک اقرارنامہ لے لیا کہ یہہ سب روپیہ یعنی مالگذاری اور مالکانہ خود وہ لوگ سرکار مین پہنچا
دیا کرین سرکار سے مالکانہ تعلقہ دار کا تعلقہ دار کو دیا جاویگا اور مالگذاری سرکار کی سپاہ ہوگی
چنانچہ اسطرح کا بندوبست تمام راجہ اور تعلقہ دارونکے دیہات کا اکثر ہوا ہی پس ان دونو
تفصیلون بندوبست مین جو لفظ زمینداری کا آتا ہی وہ یعنی ملکیت خاص کے ہے وہ اب
تک اہل دیہات اور اہل دفتر مین بدستور بولا اور لکھا جاتا ہی سرکار کے دفتر مین
ایک اور جگہہ بہی لفظ زمینداری کا اب مستعمل ہوا ہی یعنی رسم و چلن موضع مین
باعتبار اسکے کہ اراضی موضع کی باہم شرکا دین کے بٹتی ہی یا نہین بٹتی ہی + سرکار نے
یہہ نام اس چلن کے اب مقرر کیے ہین بغیر بٹی ہوئی اراضی کے موضع کا نام موضع
زمینداری اور بٹی ہوئی اراضی کے موضع کا نام پٹیداری یا بہیاچارہ یہہ سب بٹی

بہہ پٹیداری مین دو تفصیلین ہین ایک پٹیداری کامل جسمین سب اراضی باہم بٹی ہی
دوسری پٹی داری ناقص جسمین کچھہ بٹی ہو اور کچھہ شامل ہو پس ان تفصیلون مین جو لفظ
زمینداری کا ہی وہ نام رسم وچلن کا ہی اہل دیہات اب تک اپنے چلن اور طریق موضع کو
ان الفاظ کے ساتھہ مستعمل نہین کرتے ہین بلکہ اب تک وہ یون کہتے ہین کہ ہمارا موضع بٹا ہے
یا نہین بٹا ہی یا کچھہ بٹا ہی اور کچھہ شامل ہے مگر غالب ہے کہ آیندہ وہ بھی بولنے لگین گے
اہل دفتر سرکار کے البتہ چلن موضع کا جب باہم بیان کرتے ہین تو کہتے ہین کہ یہہ موضع
زمینداری ہی یا پٹیداری کامل ہے یا پٹیداری ناقص ہے + تعریف ان تینون تقسیمونکی
یعنی زمینداری اور پٹیداری کامل اور پٹیداری ناقص کے دفعہ ۸۷ سے لغایت ۹۸
فصل پنجم کتاب ہدایت نامہ بندوبست مطبوعہ محکومہ جناب شوکت مآب نواب لفٹننٹ گورنر
بہادر دام ریاستہم مین لکھی ہی + خلاصہ کلام کا یہہ ہی کہ رسم وچلن موضع کے بالفعل یہہ تین
نام قرار پائے ہین اب لکہا جاتا ہی کہ ہر ایک مین کیا کیا چلن آپس مین ہوتے ہین چنانچہ چلن
تینون طرح کے مواضع کے لکھے جاتے ہین **فصل دوم زمینداری کے**
چلن مین + سب سے صاف طریق یہہ ہی کہ ایک گانون کا ایک مالک ہو وہ
موضع کی آمدنی سے مالگزاری سرکار کی اور خرچ گانون کا کرکے باقی جو بچے وہ اوسکا
منافع ہے + ۲ موضع مین ایک سے زیادہ دو تین مالک ہین اور کچھہ
اراضی سیر ونکی یعنی خاص جوت گانون مین نہین ہی اور حصجات اون کے
معین ہین کہین بحساب بسوات اور کہین ازروی آنہ اور کہین بتعداد آنک
اور کچھہ اراضی موضع کی آپس مین تقسیم نہین ہی اسامیون سے ازروی قرارداد
باہم یکجائی تحصیل بمعرفت نمبردار کی ہوتی ہے سرکار کا دیہہ اور گانون کا

خرچ دیگر جو منافع باقی رہتا ہے اپنے اپنے حصجات کے موافق بانٹ لیتے ہین اور جو نقصان ہوتا ہی مطابق اپنے حصہ کے دیتے ہین اور حساب آپس کا جیتہ کے ہینے مین کر لیتے ہین

حسب تفصیل ذیل

نام موضع	نکاسی نقدی	غلہ بٹائی کی قیمت	کل مالگذاری	خرچ گاؤن	باقی انتفاع زمینداران
اورنگ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل بانٹ منافع کی از روی حصجات

امان سنگھ	کندن سنگھ	جی سنگھ	سجان سنگھ	گنگا سنگھ	میزان کل
۵ بسوہ	۲ بسوہ	۱ بسوہ	۷ بسوہ	۴ بسوہ	۲۰ بسوہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

واضح ہو کہ تعین حصجات کا اضلاع پورب مین اکثر بحساب آنہ کے ہے اور اضلاع پچہم اور روہیلکہنڈ مین اکثر از روی بسوات اور یہہ دونون طرح کے گانون اکثر علاقہ دارون کے یا مالکان جدید مثل بوہرہ وغیرہ خریدارون کے ہوتے ہین یعنی ایک موضع کے چند مالک ہون اور اونکے خاص جوت یعنی سیر گانو نہین ہو یہین دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ سیر کا لگان پہلے سے قسط بقسط تحصیل ہوتا ہی جب اسامیوار کا لگان واسطے ادای مالگزاری اور خرچ گانون کے کافی نہین ہوتا ہے اس صورت مین لگان اسامیوار اور لگان سیر ونکا معرفت نمبردار تحصیل ہوکر بعد ادای مالگزاری اور خرچ گانون کے آخر سال فصلی مین نفع نقصان مطابق حصون کے سمجھہ لیتے ہین حساب اوس کا مطابق تفصیل ذیل کے نسبت ہوتا ہی

حساب جمع واصل باقی موضع اورنگ آباد کنورہ بابت ۱۲۵۵ فصلی

اسامی	اراضی	لگان	وصول	باقی
جہانسنگھ نمبردار	عـــلـه	صعـــه	صعـــه	×
امانسنگھ پتیدار	صعـــلـه	عـــه	عـــه	×
باوسنگھ پتیدار	عـــلـه	صه	ـــلـه	عا
میزان سیر مالکان	صللعـلـه	للعـــه	مـــه	عا
لگان اسامیان	صـلـه	لعـــه	لعـــه	×
سوای سنگھاڑہ و مچھلی	×	عـــه	عـــه	×
میزان کل	صللعـلـه	ماللعـــه	مامـــه	عا

جمع سرکاری معہ سڑک	خرچ گانون	میزان کل	منافع
ما	عـــه	ماعـــه	عـــه

طلبانہ سرکارہ خیرات
عا عا
ہولی دوالی
عا عا
پوجا خوراک
عا عا

جہانسنگھ امانسنگھ
۱۰ بسوہ ۵ بسوہ
عـــه صه

باوسنگھ
۵ بسوہ

دوسری صورت یہہ ہی کہ زر لگان سیر پہلے سے وصول نہیں کیا جاتا ہے جب نقد باقی لگان کے حصہ لگان اسامیوار واسطے ادای مالگذاری کافی ہوتا ہی آخر سال ہر وقت فہمید نفع نقصان لگا ہیہ سے مالکوں کا حساب مین محسوب ہو جاتا ہے جس مالک کے پاس حصہ سے زیادہ لگان ہی وہ دیگا دیتا

دیتا ہے اور جسکے پاس کم ہے اوسکو اور ملنا ہی مثلاً عمر مالک پانچویں حصہ کا
یعنی ۴ بسوہ کا ہے اور گانون کا نفع تعداد سو روپیہ کے ہوا اور اوس کے
پاس سیر مبلغ [illegible] روپیہ کے ہے تو وہ [illegible] روپیہ واپس کردیگا مثال کے واسطے
حساب اسطرح کے ایک گانون کا لکھا جاتا ہے

نام موضع	حصہ دار	تعداد حصہ	تعداد سیر لگان	تعداد اراضی	لگان اسامیان	کل لگان مالکان	جمع سرکاری	نفع
فتحپور کرمہ	رام بخش نمبردار	۶ بسوانسہ ۵ بنجوانسہ	[illegible]	[illegible]				
	سری کشن	۱ بسوہ	[illegible]	[illegible]				
	بھوانی سنگھ	۲ بسوہ ۲ بسوانسہ ۵ بنجوانسہ	[illegible]	[illegible]				
	لالمن	۵ بسوہ ۲ بسوانسہ	[illegible]	[illegible]				
		۲۰ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ماہ جیٹھ مین جب حساب فیصل ہوتا ہی تب منافع تفریق ہوتا ہی اور سرکار کا لگان مطابق حصہ کے بموجب حساب ذیل کے محسوب ہوتا ہی +

نام مالک	منافع بموجب حصہ	سنہائی بابتہ لگان سیر	باقی	فاضل لائق واپسی
رام بخش	۸ عہ	سـ ۹	×	عیـ ۹ ۸ ر
سری کشن	مام سـ ۹	لعہ ۹	مام للعہ ۹ ۱۲ ر	×
بھوانی سنگھ	ما سلے ۲ ر	للعہ ۹	سـ ۹ ۲ ر	×
لالمن	ماعیـ ۹ ۴ ر	سعہ ۹	عہ ۹ ۴ ر	×

ان حسابون کو جو آخر سال بر واسطے سمجھنے حساب نفع و نقصان کے آپس مین ہوتے ہین سمجھوتہ کہتے ہین اور جب کوئی حصہ دار حساب سمجھنے کا دعوی کرتا ہی تو فہرست اعمال متواری کو واسطے دخل کرنے حساب سمجھوتہ کے حکم دیتے ہین اور جب وہ حساب داخل کرتا ہی تو خواستگار کو وہ حساب کی فرد دلا دیتے ہین پس مطابق اوسکے منافع کے اگر حصہ دار اپنے نمبردار سے بقدر اپنے حصہ کے نہین پاتا ہی تو دیوانی مین نالش کرتا ہی مگر اسطرح کی نالشین بہت کم ہوتی ہین بسبب اسکے کہ آپس ہی مین رفع تنازع ہوجاتا ہے شاید اس ضلع مین سنیتی تہے یا پرگنہ پیچھے ایک دو ہوتی ہونگی اور اسطرحکی نالشین کم ہونیکا ایک یہہ بہی سبب ہے کہ اس ضلع مین محلی موضع کم ہین یعنی اکثر اراضی بٹی ہوئی ہی ۴۴ واضح ہو کہ طریق تحصیل لگان سرکار کہ پہلے سے تحصیل ہوتا جائیگا یا نہین یہہ حساب تک ملتوی رہیگا کہیوٹ سرنہ وقت بند و بست کے اقرار نامہ کی کسی دفعہ مین لکہا گیا ہی جہان پہلے سے تحصیل ہوگا یہہ شرط لکہی ہے مالکون کی طرف سے کہ مالگزاری سرکار کی تحصیل ہوا سیوا اوسکے تحصیل لگان سیر آن دا اگر

آخر سال حساب نفع و نقصان کا سمجھ لینگے + اور جہان حساب تک ملتوی رہیگا یون شرط لکھی
ہی کہ تحصیل استامیوار سے مالگزاری سرکاری ادا کرینگے آخر سال پر وقت فہمید حساب نفع و نقصان
لگان سیر ونکا حساب مین آجاویگا ۵ لگان سیر کا دو طرح حساب مین آتا ہی پہلے بشرح
استامیوار یعنی کہیت کا لگان مطابق لیاقت کہیت کے ہر ایک کی اراضی پر بندہ جاتا ہی
تو کہیت وار لگان سے جوت مالک مین کچہہ کمی نہین ہوتی اس حالتمین وہ مالک باعتبار
جوت کے گویا کہ کاشتکار غیر مالک ہی ۶ دوسرے شرح استامیوار سے کچہہ کم ہی یہہ کمی
مختلف ہوتی ہے مطابق حال اور رواج گانون کے بعضی جگہہ کم ہی اسامی نہی بقدر ار
اور کہین کچہہ اور کم ۸ ٹک فی روپیہ بتعداد کمی کی مالک باہم سمجہتے اور جانتے ہین
اکثر یہہ بات ہی کہ جب مالگذارونکو ادہا دکاسی مین ملے اور آدہا سرکار کو دیا جاے
تو وہ لوگ سمجہتے ہین کہ یہہ بہت بہتر ہوا اسی سبب اگر سیر کی زمین مین آدہا
لگان ہو تو سیر دار بہت اچہا سمجہتا ہی ۷ یہہ رعایت کمی کی صرف اوسی
اراضی مین ہوتی ہے جو کہ بنام نہاد سیر ہمیشہ سے چلی آتی ہے اور جو اراضی اوسکے
سوا مالک جوت کرے لگان بشرح اسامی دیتا ہی + اکثر ایسی ہین بابت لگان
ایسی اراضی سے جو مالک سیر مقرری سے زیادہ جوتے تکرار ہوا کرتی ہے مثلاً کوئی
کہیت کسی اسامی نے چہوڑ دیا یا نیا تردد ہوا اور وہ منجملہ مالکان کے کسی ایک مالک نے جوت لیا
تو وہ جانیگا کہ مین اس کہیت کا لگان بہی کمی سے بحساب سیر کے دون کیونکہ اوسی
قسم کی اراضی اوسکے پاس از مدت سے موجود ہی اور رواج رہا اوس اراضی کا
جوت مالکان سے کمی سے چلا آتا ہی تو اوسکو اوس قسم کی تہوڑی اراضی کا لگان
بہی بطور اسامی دینا بہت سخت معلوم ہوگا تو اوسکے بچاؤ کے واسطے دو طرح

کے عذر و تدبیر کریگا کہ کسیطرح سے یہہ اراضی بہی داخل ہیری سیر مین ہو جاے اور لگان کم رہے اکثر یہہ عذر بہائیون مین باہم چلتا ہی گانون مین بر سر کہیت جلد طے ہو جاتا ہی ۸ حقیقت مین اراضی کے قضئے بر سر اراضی خوب طے ہوتے مین جب کوئی نزاع بابت اراضی یا اوسکے لگان کے پیش ہوتا ہی مثلاً جب کوئی کہے کہ میرے فلان کہیت نہین جوتا ہے یا یہہ کہے کہ یہہ کہیت اسقدر لگان کی لیاقت نہین رکہتا یا اس مین فلان نقص ہی تو یہہ بات کہیت پر آنے مین فی الفور رفع ہو جاتی ہی اور اصل حال کہل جاتا ہی ایسی تکرارون کے سہل طریق سے فیصل کرنے مین دیہات کے لوگ وقت گفتگو تکرارون کے ہمیشہ یہہ بات کہا کرتے ہین کہ کہیت تو نہین بہاگ جائیگا یعنی کوئی بات جسمین طرفثانی تکرار و عذر بیجا کرتا ہی ایسی ثابت ہو جائیگی کہ گویا کہیت خود بولے گا کہ میرا یہہ حال ہے اور سچ ہے تجربہ سے ایسا معلوم ہوا کہ تکرارون طرح سے اصل بات کہل جاتی ہے اگرچہ سب وجوہات اوس اصل حال کہل جانے کی تحریر اور تقریر مین نہ آسکین لیکن کسیطرح کا شبہہ اکثر نہین رہتا ہی اوس مثل کے مقابل فارسی مین مثل ہی یعنی قضیۂ زمین بر سر زمین اسکے معنی یہہ ہین کہ تکرار زمین کی زمین کے اوپر اچہی طرح فیصل ہوتی ہی ۹ اور دیہات زمینداری مین دستور تحصیل بانت کے بہی ہین تا کہ تکرار واقع نہو ایک یہہ ہی کہ ہر ایک حصہ دار حصہ بقدری کے موافق لگان اپنے حصہ کا آسامی سے وصول کرتا ہے اور اپنے حصہ کے مالگذاری کے مطابق نمبردار کے واسطے داخل کرنے سرکار کے دیتا ہی اوسکو بہری بانٹ کہتے ہین بہری حصہ کا اور بانٹ کی معنی ظاہر مین خلاصہ یہہ ہے کہ اپنے حصے کے موافق آسامی سے تحصیل کرلے اور اپنے حصہ کے

موافق مالگذاری دے یہہ دستور اکثر اون دیہات مین ہوتا ہی جب ملک کم ہوتے ہین مثلاً قصبہ بہونگام خاص مین یا موضع بچواہ پرگنہ مصطفے آباد مین ایسے موضع مین وقت ترتیب کہیوٹ اول کہین فرد تفریق رد بہ مالگذاری کی کہیں تفریق حصہ مالگذاری کی کہ ایک شخص آدہا دوسرا اور تیسرا چہارم چہارم دینگے لکہی جاتی ہی اور جو شرط تحصیل نکالیسکے اسامیون سے مطابق اپنے اپنے حصہ کے وہ بہی لکہا دیتے ہین اور اسطرحکی صورت مین تکرار حساب کی آخر کو نہوگی اور نقصان موتی فراری یا قیداری اسامی سب کے ذمہ ہوتا ہی اسجگہہ ایکنمونہ فرد تفریق جمع کا بابت موضع بچواہ کے لکہا جاتا ہے +

بہری دار کہیوٹ موضع بچواہ پرگنہ مصطفے آباد ضلع مین پوری بابتہ سنہ ۱۲۵۲ فصلی

اسامی	جمع	نومبر	دسمبر	فروری	مئی	جون
چین سکھ	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
سیتارام	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
نیہول	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
منسارام	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
بنواری	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
ہرناتھ	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
ہرگرجیت	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
سبجیت	ما عا	معـه ۱۴ ر	صه ۸ ر	عـه ۱۰ ر	صه ۸ ر	صه ۸ ر
میزان	ملسا عے	ما لے	اما اللعہ	ما صہ	اما اللعہ	اما اللعہ

۱۰ بعض مالک لوگ موافق اپنے حصہ کے نکاسی ہر ایک اسامی کے تو نہین لیتے ہین
بلکہ کچھہ کچھہ اسامیان یا لگان اسامیان مقرری جسکا کہیت اور لگان کبھی نہین بدلتا ہی واسطے
تحصیل کے ایک ایک حصہ دار کے متعلق ہوئے ہین وہ حصہ دار اپنی اپنی اسامیان مقرری
سے نکاسی تحصیل کرکے اپنے اپنے حصہ کی مالگزاری ادا کرتا ہی اور اپنی اپنی اسامی
سے ہی بوہرگت کرتا ہی یا اپنی معرفت کرا دیتا ہی اور اوسکے بناو بگاڑ کی خبر گیری
کرتا ہی + سوائے اسامیان مقرری کے جو کوئی اسامی متفرق غیر مقرر سے یا
کوئی رقم سوائے کی گانون مین ہو اوس کو تحصیل یکجائی کرکے صرف اوسی کا
جائے کتاب ایسمین سمجھہ لیتے ہین اس صورت مین سوائے اس فایدہ کے کہ تحصیل مین
تکرار نہو ایک یہہ فایدہ بھی ہے کہ وہ حصہ دار اپنی اپنی اسامیکے بناو بگاڑ کی خبر گیری
کر سکتا ہی اور حکومت بجای ہر ایک کی ہر اسامیکے ذمہ گانونمین نہین رہتی ہی کسواسطے کہ
اصل مدار قایم رہنے اسامی کا گانونمین اور درست رہنے اوسکے حال کا یہہ دو باتین ہین
ایک تو درستی اوسکے معاملہ بوہرگت کی اور دوسرے حفاظت اوسکی حکومت جداگانہ ہر ایک مالک سے اور
یہہ دونون بدون اعانت اوس کے مالک کے اچھی طرح نہین ہو سکتی ہین اس طریق کو
اسامی بانت کہتے ہین ایسے موضع مین وقت ترتیب کہیوٹ اول تفصیل اسامیون
جسکی متعلق ہوتی ہے مع تعزیق مالگذاری لکہی جاتی ہی مگر اس صورت مین نقصان کوئی
فراری یا قیداری اسامی اوسی مالک کے ذمہ ہوتا ہے جسکی اسامی ہے مثال کے واسطے

نمونہ کہیوٹ موضع بنارہ پرگنہ مصطفےٰ آباد لکہا جاتا ہی   فرد کہیوٹ موضع بنارہ پرگنہ
مصطفےٰ آباد بابت سنہ ۱۲۵۲ فصلی   مسمیان چندی سنگہہ اور بہوجراج اور مریل نمبرداران
اور مالکان تعلقدار حاضر آئی اور بیان کیا کہ اراضی گانون کی کچھہ تقسیم نہین ہی مگر پانچ

چھہ برس سے پیریل نے بابت دو بسوہ کے تحصیل بابت لی ہی مبلغ [illegible] بابت
مالگذاری اپنے حصہ کے علیحدہ سرکار مین داخل کرتا ہی بعضی اسامی کا لگان
بالکل اوسکے نیچے ہے اور بعضی شامل ہین اور جو اراضی بنجر ہی وہ اگر زرد ہووے
تو اوسمین بھی بقدر اپنے بسوہ کے تحصیل کرے جو اسامی بالفعل ہتی ہین اوس
مین کمی وبیشی ہو جاے تو اوسمین سمجھہ لیوین کل نکاسی بقدر دسوین حصہ
کے ہر سال تحصیل کرنا چاہئے اب جو تحصیل اوسکے نیچے ہی بابت لگان اسامیان
شاملات اور اسامیان علیحدہ کی مین پتواری لکھاے دیتا ہون +

نام موضع	نام اسامی	اراضی جریبی	لگان	سنہ ای باقی تحصیل چندان بھو جراج	تحصیل پیریل	میزان مندرجہ جمعبندی
بنارہ	سمیر پال ٹھاکر	[illegible] بیگہ ۱۴ بسوہ	[illegible]	×	[illegible]	×
	جیت ٹھاکر	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	[illegible]	×	[illegible]	×
	مردان نہی ٹھاکر	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	خوشحالی امیر					
	خیر ٹھاکر بابت آنک					
	ماندھاتا و بھیکا کاچھی	[illegible] بیگہ [illegible] بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	ناجیت کاچھی	[illegible] بیگہ ۱۷ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	ہنیم گر گوشائین	[illegible] بیگہ ۱۷ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	مردان سنگہ ٹھاکر	[illegible] بیگہ ۱۹ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	میزان	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×

نام موضع	نام اسامی	اراضی جریبی	لگان	منہائی بابت تحصیل چندن و بہوجراج	تحصیل بیربل	اراضی مندرجہ جمعبندی سنہ ۱۲۵۴ فصلی
نگلہ میرما	منی کاچھی دینا اہیر	سے بیگھہ ۱۹ بسوہ	معـ ۵ ۰۹	×	معـ ۵ ۰۹	×
نگلہ بہوجپور	آسا سیوار	عــ بیگہ ۱۹ بسوہ	ما ۶	صـ ۵ ۶	للعـ ۵	×
نگلہ رسرسور	سیر بیربل	للعــ بیگہ ۶ بسوہ	۵	×	۵	×
نگلہ نندسور	بنجتا لودہ	صـ بیگہ ۱ بسوہ	للعـ ۵	×	للعـ ۵	×
	جواہر لودہ	عـــ بیگہ ۵ بسوہ	۵	×	۵	×
	دلسا گدریہ	للعـــ بیگہ ۱۵ بسوہ	۵ ۱۵	×	للعـ ۵ ۱۵	
	دکسا لودہ					
	گنگا لونیرہ	سے بیگھہ ۱۹ بسوہ	عـ ۵ ۱۵	×	عـ ۵ ۱۵	×
	لالجی ٹھاکر	بیگہ ۱ بسوہ	عہ	×	عہ	×
ایضاً	موہنا لونیرہ	بیگہ ۸ بسوہ	عـصا ۱	×	عـصا ۱	×
	ہرجوا چمار	للعـــ بیگہ ۶ بسوہ	عـ ۵ ۱۳	×	عـ ۵ ۱۳	×
	بنجتا و بنجتا لودہ	بیگہ ۱ بسوہ	عہ	×	عہ	×
	بنجتا و سکدا لودہ	بیگہ ۱۴ بسوہ	۵	×	۵	×
	جواہر بنجتا لودہ	بیگہ ۲ بسوہ	۵	۴	۴	×
	کیسری و جہلیر لودہ	صـ بیگہ ۸ بسوہ	للعہ	سے ۳	۱۰	×
	میزان	ما عــ بیگہ ۴ بسوہ	سا للعـ ۵	۵ ۹	سا للعـ ۵ ۱۳	×
میزان کل		عا بیگہ ۱۹ بسوہ	سا للعـ ۵	ما ۵ ۱۳	سا للعـ ۵	×

سوال اگر آنگ ہتاسیون کے اسی طرح قایم نرھین تو تحصیل کسطرح ہوے
جواب یہہ ہتاسیان سوروثی ہین انکے آنک توشتے نہین ہین اگر کوئی
اتفاق سے توت جاے اور کمی بیشی آنک مین ہوجاے تو پھر آپس مین سمجہہ
لیوین بہر صورت تحصیل دو بسوہ کی ذمہ میر بل کے جانئے اور ما بعیگہ بنجر
جدید جو بالفعل گانو نمن ہے جب جوت ہونے تو بقدر دو بسوہ کے میربل ۱۹ بسوہ
تحصیل کرے اور جیندن اور بہوجراج شامل تحصیل کرتے ہین اور مالگذاری
بھی شامل ادا کرتے ہین بعد تحصیل نفع و نقصان آخر سال سمجہہ لیتے ہین
اور ہیم سنگہ بہائی جیندن اوسکے شامل ہے اور بنیا برادر زادہ بہوجراج کا
اوسکے شامل ہے اور جین بہائی میربل کا میربل ہین شامل ہی اور دفتر
مالگذاری کی واسطے داخل کرنے سرکار کے اسطرح سے ہے *

نام نمبردار	نام حصہ دار	تعداد بسوہ	جمع
جیندن نمبردار بہیم	جیندن پنہم سنگھ برادران	۱۰ بسوہ	
بہوجراج	بہوجراج و منیا برادر زادہ	۸ بسوہ	
		۱۸ بسوہ	[illegible]
	مال سترک	[illegible]	
بیربل	بیربل و چاین سکھ برادران	۲ بسوہ	[illegible]
	مال سترک	[illegible]	
	[illegible]	[illegible]	
	مال سترک	[illegible]	

اور تینوں نمبرداران کہ حاضر نہیں ہے [illegible] دستخط کئے اور تصدیق کیا

[illegible]

اگر کسی موضع مین یہہ طریق ہے کہ مالک لوگ ہر ایک سال کے شروع مین تفریق اسامیون کی واسطے رفع تکرار تحصیل اوسی سال کے آپسمین کر لیا کرتے ہین + اس مین نقصان نوتی فراری یا فیداری ذمہ ہر ایک کے ہوتا ہے اسکو پتیہ بانٹ کہتے ہین ۱۲ یہہ تینون صورتین نمبر ۹ سے نمبر ۱۱ تک مانع تقسیم اراضی کی نہین ہین ہمیشہ ایسی صورت کے گانون مین اراضی بانٹی جاتی ہی اور ہر وقت خواستگاری ایک شریک کے واسطے بانٹنے اراضی کے کوئی یہہ عذر نہین کرتا ہی کہ ہماری گانونمین بھری بانٹ یا اسامی بانٹ یا پتہ بانٹ ہے ہم اراضی نہین بانٹینگے اور یہہ بھی واضح ہو کہ یہہ تینون انتظام اکثر بہت مدت تک نہین چلتے ہین سبب اونکے مدت تک نچلنے کا ظاہر ہے یعنی ایک تو قایم نرہنا سب اسامیونکا ایک حال پر بہت سال تک دوسرے تکرار باہم مالکان جو دیہات وقت بند وبست آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع اسطرح کے پائے گئے اب بعض اسطرح کے نہین ہین اونکی صورت بدل گئی ۱۳ بعض مواضع مین تعداد حصجات از روے بسوہ یا آنہ مفقود ہو گئی ہے صرف سیر یا تعداد مختلف سے جوت کرتے ہین اور مالک کچھہ نہین جانتے کہ گانون مین ہمارا حصہ کون حساب سے کس قدر ہی اوسی اراضی کو اپنا حصہ جانتے ہین پہلے اسامیون سے وصول لگان کرتے ہین اگر لگان اسامیوار بالایق مالگذاری سرکار اور گانون خرچ کے نہین ہین تو کمی کو بحساب بشرح سیر دیتے ہین اور جو تحصیل اسامیوار مالگذاری سرکار اور خرچ سے زیادہ ہو تو آپسمین بانٹ لیتے ہین اوسی حساب سیر کے گویا ایسے مواضع مین اراضی جوت اونکی اندازہ حقیت ہی اور وجہہ نہونے تفریق تعداد حقیت از روی آنہ یا بسوہ وغیرہ شاید یہہ ہی کہ یہہ

رواج وقت شروع عدالت انگریزی سے بہت جاری ہوا ہی ایسی تفصیل ایام سلف مین کم تہی اس سبب سے پچہلے کاغذات اور دستاویزات بابت تفریق حصہ داری اور انقلابات حصہ دارونکے اب تک کمتر دیکہی گئی + پس ایسی صورت مین پہیلاوت کمی اور زیادتی مذکورہ کی اراضی سیر پر دو طرح سے ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ بعض جگہہ صرف تعداد لگان اراضی پر لگائی جاتی ہے مثلاً موضع اکبرپور اسطرح کی صورت پر ہی کہ جمع اوسکی مبلغ عـہ اور نکاسی اسامیوار سوا سیر و نکے اما، تو مبلغ سو روپیہ کمی سعہ مبلغ صـہ خرچ کل ماصـہ نکالنا چاہئے سیرونسے اور سیرین اسطرح سے ہین +

بہوانی سنگہ	عـگہ	عـہ	[illegible]
کمل سنگہ	سـگہ	سـہ	
اکبر سنگہ	صـگہ	سـہ	

اب جو مبلغ ماصـہ چاہئین واسطے پورا کرنے مالگذاری اور خرچ کاغذون کے اوسکو اسطرح پہیلا دینگے +

لگان سیرون پر

ماصـہ

اکبر سنگہ	کمل سنگہ	بہوانی سنگہ
لہ لـہ	للعـہ	سعـعـہ
۱۰	۱۲	۱۰

اور اگر لگان سیر پر پہلا نا مقرر نہیں ہے تو اسطرح سے لینگے

تعداد اراضی پر

ماصہ٥

اکبر سنگھ	کمل سنگھ	بھوانی سنگھ
صہ٥	صہ٥	سہ٥

یعنی بھوانی سنگھ کی سیر منجملہ دس حصہ کل سیر کی دو حصہ ہے دہ منجملہ دس حصہ ماصہ٥ کے دیگا دو حصہ اسی حساب سے کمل سنگھ دیگا تین حصہ اور اکبر سنگھ پانچ حصہ

۱۴ بعض مواضع مین کل اراضی گانون کی مالک جوت کر لیتے ہین اور کوئی اسامی نہین ہے اوسمین بھی دو صورتین ہین بعض جگہہ ایک ریت قسم وار مطابق لیاقت اراضی اور پیداوار کے ہوتی ہے +

مثلاً

بار	منجھار	کوندہ
فی بیگہہ عہ	فی بیگہہ صہ	فی بیگہہ عہ
عہ	عہ	عصا

یا اوقسام اراضی کی جو گانون مین ہون یہ ریت ہر ایک حصہ دار کی اراضی جوت پر لگا دینے سے جمعبندی پائی جائیگی تو جمعبندی ہر ایک مالک کی کاشت سے زر تفاوت یعنی تفاوت مابین جمعبندی اور مالگذاری معہ خرچ جوکچھ ہو مطابق رسد اوسکی اراضی کے منہا کرکے بقدر رسد مالگذاری معہ خرچ جوکچھ ہر ایک سے لینگے مثلاً موضع اکبرپور کی جمعبندی مطابق ریت قسم وار کے ماعہ٥ اور مالگذاری ہے مسلغ لعہ٥ اور خرچ جائے عہ٥ کل باقی مالکون کو دینا چاہیے تو حساب اسطرح سے کرینگے +

نام حصہ دار	جمعبندی اراضی سیر	منہائی	واجب الوصول
اکبر سنگہ	عــہ	للعہ/	عــہ
گنگا سنگہ	ســہ	ســہ/	للعــہ
بہوانی سنگہ	ھعــہ	ھہ/	عــہ
درگا سنگہ	ھعــہ	ٹے/	ععہ
رام سنگہ	عــہ	عمعا	ســٹے/
بہگوان سنگہ	ھہ/	ععہ/	للعہ/
امان سنگہ	ھعــہ	ٹے ۹/	للعــہ ۵/۶
بہادر سنگہ	عمعا	۵/۶	وعہ
میزان	ماعــہ	ھعــہ	مار

یہہ حساب سالانہ بنایا جاتا ہے آپہن سمجہنے کے واسطے اور جہان تغیر و تبدیل جوت کی ہوتی ہے اوس سے تعداد جمعبندی ہر ایک کی بدل جایگی اور تفاوت تعداد نفع مین کل پر ہو جایگا لیکن رسد حصہ دار مطابق رہیگی اور طریقہ حساب کرنیکا یہی رہیگا جیسے ہر ایک کو بقدر اوسکی اراضی کی جمعبندی کے نفع نقصان ہو یہہ دستور دام بیگہہ کا ہے یعنی ہر ایک بیگہہ کے دام بندہ جاتے ہین واضح ہو کہ حساب سالانہ بنانے کی ضرورت درصورت منقلب ہونے حال تعداد جوت سالانہ کے ہوگی اور جو جوت بدستور رہی تو ایک مرتبہ مرتب ہو جانا کافی ہے اور پہر تعداد منہائی کو چہوڑ کر ہر ایک کی اراضی کی جمع واجب الوصول کاغذ مین لکہی جائیگی

۱۵ بعض دیہات مین جہان سب اراضی ایک قسم اور برابر پیداوار کی ہی جٹھہ جمعبندی اراضی جوت مالک کی نہین بنائی جاتی ہی وہان سہل حساب مطابق تعداد بگہون جوت کے ہوجاتا ہے مثلاً موضع اکبرپور کی جمع اور گانون خرچ کہ مبلغ سو روپیہ ہے کل ما بگہہ اراضی جوت پر جو لگایا جاے تو فی بگہہ آٹھہ آنہ ہوا پس مالک اپنی اپنی اراضی کے مطابق اسطرح سے دینگے

دہار و جمع حصہ	تعداد اراضی جوت	نام حصہ دار
عـہ	للعہ بگہہ	رام سنگہہ
صـہ	ما بیگہہ	دولت سنگہہ
سـہ	سہ بگہہ	دلیپ سنگہہ
ما/	ما بیگہہ	

یہہ دستور ڈہال کا ہے یعنی جمع کو اپنی اراضی پر ڈہال کر لیتے ہین

۱۶ اور طرح کے چلن بہی دیہات زمینداری مین ہین مگر وہ ان اضلاع مین مشہور نہین ہین مثلاً چلن وارگہری کی یہہ مطابق اوسکے ہے جو دفعہ چودہوین مین ہمنے ذکر کیا ہی سواے اس بات کے کہ اسمین ریت باندہی جاتی ہی قسم پیداوار پر عوض اراضی کی اور اوسکو عمل موجودات کہتے ہین ۱۷ ایک اور دستور ہی کہ وہ بہی یہان مشہور نہین ہے یعنی بلسری مطابق اوسکے ہی جسکا ذکر دفعہ پندرہوین مین ہوا ہی + سواے اس بات کے کہ تعداد ہلون پر عوض بگہہ کے لیتے ہین یہہ چلن اوس جگہہ ہی جہان اراضی بہت سی ہی اور جوتنے والے کم اور یہہ دونو قسم کے عمل یعنی عمل موجودات اور بلسری اچہے عمل نہین ہین اکثر محنتی شخص کا حاصل دوسرے کو

جاتا ہے **فصل سیوم** پتیداری مکمل کہ جسکو پتیداری کامل اور خالص بہی
کہتے ہین یہہ ہی کہ گانوین ایک سی زیادہ دو یا زیادہ پتی ہین کہ کہیت ہر ایک کے
بٹے ہین اور جمع مالگذاری اوسکی علیحدہ علیحدہ ہی کہیتونکی نمبروار اور صاف
حال علیحدگی کا کاغذات بندوبست سرکار مین اور کاغذات پتوار مین سال بسال
معہ خرچ گانونکے لکہا جاتا ہی اور کچہہ اراضی مزروعہ اسمین شامل نہین ہی اوسکو
پتیداری مکمل خواہ بہیا چارہ کہتے ہین ÷ چلن ہر ایک پتی کا ایسا ہوگا جیسا ایک
گانونکا فی الحقیقت جہان پتیات علیحدہ ہین ہر ایک پتی مطابق علیحدہ گانونکے اگر ایک
حصہ دار سے پوچہا جاے تمہارا کیا حصہ ہی وہ جواب دیگا کہ ہماری پتی اسقدر بسوہ کی ہے
یا اسقدر آنہ کی ہی اور زیادہ تعداد بسوہ اور آنہ کی کچہہ نہ بتلاویگا کہیگا کہ ہمارے پاس
اسقدر اراضی ہے ہر ایک کا چلن اوسیطرح مختلف بہی ہو سکتا ہی جیسا کہ
زمینداری مین حال موضع کا مختلف ہوتا ہی **سوال** ایسے موضع مین رواج فیصلہ کیا ہوتا ہی
وقت گنگ شکست کے جب بہت سی اراضی یا کل اراضی ایک پتی کی کٹ جاوی **جواب**
سینے جہان کام کیا ہی وہان گنگ شکست نہین ہی اسسبب سے کہ سوا جمنا کے کوئی
کوئی دریا نہین جو اراضی کاٹے اور جمنا ہمیشہ ایک جگہہ رہتی ہے مگر میننے اس امر
کو بعض اہلکارونسے جنکو اوضلاع مین گنگ شکست کے محالات سی کام پڑتا رہا ہی
دریافت کیا تہا اونکی مجلوسب چلن اور دستور اوسکے وقت گنگ شکست اراضی ہونیکے
پتیدارین معلوم نہین ہوئی ہین اوسکی تلاش مین ہون لیکن اسقدر البتہ معلوم ہوا
ہماری قرب جوار کے اضلاع مین وقت ترتیب افراد دستور دیہات گنگ شکست نے کچہہ توجہ
اور تفتیش کامل تحریر رواج اور طریقہ باہم کے نہین ہوئی ہی اب بہی یہ چلن ایسے دیہات مین

صرف اسقدر معلوم ہوا ہی کہ اکثر ایسی اراضی کو جسمین احتمال گنگ شکست کا ہوتا ہی
موضع پتیداریین یا تو شرکا شامل رکھتے ہین یا اوسی جگہہ ہر شریک بقدر حصہ اراضی
بانٹتے ہین تاکہ بر وقت شکست و برآمد نفع و نقصان سب کا برابر ہو **فصل چہارم**
غیر مکمل پتیداری یا ناقص پتیداری یہہ ہی جہان اراضی مزروعہ ہر ایک پتی کی کچھہ
بٹی ہوئی اور کچھہ شامل ہو جسقدر اراضی بٹی ہوئی ہر ایک شریک کے قبضہ مین ہے
اوسکا حال بدستور ویسا ہی ہوگا جیسا پتیداری مکمل کے پتی کا اوپر ذکر ہوا اب صرف
بیان کرنا چاہیئے حالات اور طریق وصول اراضی شاملات سے **اول** ایک یا زیادہ نمبردار
اسامیون سے لگان اراضی شاملات وصول کرتا ہی اگر وہ اسامی شریک موضع ہی تو بہی شاملات کی
اراضی کی جوت کا لگان مطابق رتبہ اسامی کے لیا جاتا ہی کچھہ رعایت نہین ہوتی ہے
بس جو کل اراضی شاملات کا لگان وصول ہوگا مطابق شرح حصہ تھوک یا پتیات کے بانت لینگے
اور گانون خرچ اپنا اپنا علیحدہ کر لینگے **دوم** وصول مطابق شرح بالا ہوگا لیکن خرچ
گانون پہلے ہوگا اضافہ یا کمی بٹ جاویگا مطابق حصص کے مگر اسصورت مین اسمین بہت تکرار ہوتی
ہے وقت فہمید حساب کتاب باہم کے بابت خرچ غیر واجبی یا زیادہ لکہنے خرچ کے اور جہت
حساب فیصل نہین ہوتا ہی حصہ دار اپنی پتی کی مالگزاری نہین دیتا ہی اور بہت
تکلیف اور دقت ہر ایک شخص کو ہوتی ہے دینے والیکو بہی اور وصول کرنے والیکو بہی
سیوم مالگزار ہر ایک پتی کا مطابق اپنے اپنے حصہ کے اسامیون شاملات سے وصول کر لیتا ہی
چہارم کہین کل اراضی شاملات صرف خرچ گانون کے واسطے مقرر ہوتی ہی اور اسمین سے
کوئی پتیدار نہین لیتا ہی یہہ دستور بہت کم ہے اس ضلع مین صرف ایک گانون مین ہے
اب مین لکہتا ہون طریقہ تشخیص و تحصیل کا اسامیون سے یعنی کہیت کے جوتنے والون سے

جہوتنے والے خواہ موضع زمینداری خواہ پٹیداری کامل مین بہی ایک ہی کے جوتا ہون
خواہ پٹیداری ناکمل مین جوتا ہون لفظ اسامی سے مراد ہی وہ شخص جو مالگذاری
دیتے ہین مالگذار کو بابت اراضی جوت کے معلوم کرنا چاہئے کہ طریق تشخیص لگان
کہیت کا جو باہم مالگذار اور اسامی کاشتکار کے ہوتا ہے وہ محض ایک تخمینہ نہین ہے
بلکہ حقیقی قیمت سالانہ کہیت کی ہی اور بہت نسبت رکہتی ہی پیداوار اوس سبب
سے تعین اوسکا محض قسم مشہورہ اراضی اور نام پر نہین ہوتا ہی بلکہ کہیت لینے
والے اور دینے والے کو جب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کہیت بقدر پیداوار کافی ہوگا یہہ اکثر سال
مین بہی اوسی حساب سے اوسکا لگان سالانہ مقرر ہوتا ہی + اکثر مالکان اراضی اور اسامی کاشتکار
کے نزدیک باہم یہہ متحقق ہے کہ بعد منہائی اخراجات واجب بابت کاشت و محنت نرگاوان
باقی ماحصل مین نصفی حق کاشتکار اور نصفی حق مالک اراضی ہی اسمین جو کمی بیشی ایک جانب
کو ہو وہ بسبب عوارض خارجی ہوگی مثلاً کمی اسامی اور کثرت اراضی یا زیادتی محنت
محنت واجب سے جیسے اراضی جنگل وغیرہ یا ناواقفیت مالک اراضی تعداد پیداوار سے
یا بے لیاقتی اور کم زوری وغیرہ اوسکے اسی سبب سے لگان دوامی اور حقیقی کہیت کا غیر شخص کو
دریافت کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے الا بطور تخمینہ کے اب واضح ہو کہ بروقت بندوبست آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع
بعد تشخیص مالگذاری موضع کے سرکار نے ہریک مالگذار موضع کو حکم دیا کہ تم اپنے گانون کا بندوبست
اسامیوار کرکر جمعبندی داخل کرو چنانچہ ہریک موضع کے مالگذارون نے اپنے اپنے موضع
کی اراضی مزروعہ کی جمعبندی داخل کی اوسمین تفصیل اسامیان موروثی اور غیر موروثی
اور پاہی کاشت معہ تعداد اراضی کاشت ہریک کے نمبروار قطع وار بتفصیل نقدی و بٹائی کے
لکہی تہی وہ جمعبندی ہر موضع مین مشتہر ہوئی اور اہلکاران سرکار نے ہریک موضع کی

ہر اسامی کو سنائی جس موضع مین اسامیون کی طرف سے درباب کمی و بیشی اراضی اور
لگان اور درباب بیدخلی غیر موروثی کے جو عذرات پیش ہوئے سرکار کی طرف سے رفع
کرائے گئے بعد اوسکے وہ جمعبندی منظور ہو کر شامل بندوبست ہوئی اور جس موضع
مین رواج جمعبندی کا نہین تہا بلکہ بٹارہ کا تہا وہان صرف فرد کاشت لیگئی مگر چونکہ ان
اضلاع غربی مین اکثر حال کاشت اور اسامی کا ہمیشہ برابر اور یکسان نہین رہتا ہے
دیہات مین بہت تغیر و تبدیل اسامی و کاشت اور لگان کا ہو گیا اور کہین کہین بدستور بہی
رہا ہے + اب جو ہر سال طریقہ تشخیص اور تحصیل کا اسامیون سے جاری ہے اوسکے تفصیل
لکہی جاتی ہے + طریق تشخیص اور تحصیل لگان کا اسامیون سے دو طرح ہے ایک
نقدی کی تحصیل دوسرے بٹائی کی تحصیل **پہلا طریق تحصیل اسامی سے
نقدی کا** نقدی کا تحصیل کرنا کہ جس کو کہین پکا اور کہین ٹکا اور کہین پٹہ اور
کہین نقشی اور کہین توجی اور کہین رسی بندی اور کہین دربندی کہتے ہین اوسکی
چند صورتین ہین ایک تو یہہ کہ اسامی اور اراضی اوسکی معین چلی آتی ہی نہ کبہی اراضی
گہٹتی بڑہتی ہے نہ لگان اوسمین سے بعض جگہہ دربندی کہیت دار مفقود ہو گئی
ہے صرف لگان مقرری جسکو کہین مقررہ اور کہین نو رکہ کہتے ہین اب حساب کتاب آتا ہی
اور کہین دربندی بہی حساب کتاب مین لکہی جاتی ہے اوسکی نوشتخواند جدید کبہی نہین
ہوتی ہے دوسرے یہہ کہ اسامی کی اگرچہ مقرر ہے لیکن کبہی کبہی وہ اسامی اوسمین
سے کچہہ کہیت چہوڑ دیتی ہے اور کبہی اور جوت لیتی ہی حسب حال سال اور اپنے آلات اور
آدمیون کی اسمین کبہی کسی گانو مین تو تحریر پٹہ و قبولیت کی بہی رسم ہی اور کسی گانو مین
صرف کاغذ پٹواری مین لکہا جاتا ہے مگر وہ اسامی سب اراضی کبہی نہین چہوڑتی ہی لیس ان

اقسام کی اسامی کو موروثی وچھپر بند کہتے ہین یعنی اگرچہ کھیت قدیم اوس کی
جوت کا ہو لیکن جہان دو چار برس اوسنے جوت لیا پھر زمیندار اگر چھوڑاتا ہی تو وہ
اسامی عذر دار ہوتی ہے کہ یہہ اراضی سالگذشتہ پیوستہ مین ہماری جوت مین تھی اور
فی الواقع جبتک نوشتخواند میعادی ایسے کھیت کی باہم زمیندار و اسامی کے ثابت
نہین ہوتی ہے تو صرف بلحاظ قبضہ چند سالہ وہ سرسری سے بیدخل نہین کیجاتی ہے
اور درحقیقت ضلاع مغربی مین ایسے اقسام کی اسامی کو موروثی کہہ سکتے ہین
اور ایسی ہی اسامی مین رواج وراثت کا بہی جاری ہی اکثر باپ کے مرنیکے بعد
بیٹا یا دوسرا وارث بحسب طاقت اراضی کو جوت کرتا ہی مگر اور کچھہ صورتین انتقال قبضہ
کاشت کی مثل بیع اور رہن اور ہبہ اور ٹھیکہ وغیرہ اس ملک مین جاری نہین ہے معلوم
ہوتا ہی کہ اسیواسطے اس ملک مین سرکار نے نیلام کاشت بہی بعوض ڈگری وغیرہ
ممنوع رکہا ہی تیسرے اسامی یہہ ہے کہ کھیت اوسکے ہرسال بالکل تبدیل ہوجاتے ہین بحسب رضا
باہم اوسکے اور مالک کے یعنی ہمیشہ وقت تردد اپنی جوت کا تو اقرار لیا کرتے ہین اس
صورت مین کبہی نوشتخواند ہوتی ہی اور کبہی صرف کاغذ پتواری پر انحصار رہتا ہی
چوتھے اسامی جو کبہی کسی گانون مین اور کبہی کسی گانون مین رہی اور اراضی بہی معین نہین
کبہی کوئی جوتے اور کبہی کوئی جوتے تو کبہی نوشتخواند بتیہ قبولیت کی ہوتی ہے کبہی نہین
ہوتی ہے پتواریکے کاغذ پر منحصر رہتا ہی ایسی اسامیکو ٹولا او خوشباش کہتے ہین اور
وہ اسامی بحالت چھوڑانے کھیت کے دعویدار نہین ہوتا ہی بلحاظ اسکے کہ اوسکو علیحدہ کرنا
منظور نہین ہے مگر البتہ جب وہ کام کھیت کا شروع کر چکے یا اوس سال مین اوسکا اوٹھنے کا ارادہ
اسکا نوشتہ نہین ہوتا ہی تب وہ دعویدار ہوا کرتا ہے + ایسی اسامیون مین بہی وقت

نالش بر بری لحاظ قبضہ اراضی کا گذشتہ پیوستہ بر ہوتا ہی پانچوین اسامیان
یا ہیکاشت اونکی بہت صورتین ہین بعض جگہہ ایسا ہی کہ وہ اسامی دوسرے گانون مین
البتہ رہتی ہے لیکن اس گانون کا کہیت شامل اسامی پوروثی کے ہمیشہ جوت کرتی چلی آتی
ہے اور اوسکو اپنا حق سمجہتے ہے اور کسیطرح مالگزار کے بیدخل کرنے سے نہین چہوڑتی
ہے اور نہ بیشی لگان ہو سکتی ہے اگرچہ وہ اپنے گانون سکونت مین اراضی جوتے یا نہ جوتے
اس اراضی کو اپنی کاشت حقیقی سمجہے ہی اور اوسکو آباد کرتی ہے دوسرے اسامی اپنی
جوت گانون غیر سکونت کو کچہہ حقیقت نہین سمجہتے جو اپنے گانونکی جوت سے فراغت
ہوئے تو وہ بہی جوت لے ورنہ نہین تیسرے بعض جگہہ ایسا ہی کہ مثلاً ایک گانون
کی یعنی سکندرپور کی اراضی دوسرے گانون یعنی فیروزپور کے قریب ہے اور وہ ایام سلف
مین کسیطرح سے کاشت مالکان فیروزپور مین آگئی ہے تو بالکل انتظام اوسکا مالکان
فیروزپور کے ذمہ ہی وہ ایک لگان مقرری مالکان سکندرپور کو دیا کرتے ہین اور کسیطرحکا
اختیار تردد مالکان سکندرپور کو اوس مین نہین وہ اراضی کبہی خود مالکان فیروزپور
جوت کرتے ہین کبہی اسامیونسے جوت کراتے ہین اور اکثر اوس اراضی مین بہی اسامین
سب شریک فیروزپور کے ایک حق جانتے ہین اور بطریق تقسیم اراضی یا تقسیم محاصل ایکا
حصہ بطور اپنے گانون کے سمجہتے اور کرتے ہین اور یہی دو طریقہ سے انتظام اراضی کہیت
بٹ کا ہوتا ہی یعنی محال سکندرپور کی اراضی حلقہ موضع فیروزپور مین ہی تو کبہی بالکل
انتظام مالکان محال کے ذمہ اور کبہی اسامیان موضع ذمہ کہ اونکے حلقہ اور حد مین واقع
ہے ہوتا ہے دوسرا طریق تحصیل اسامی غلہ کا اس عمل مین درحقیقت
دو صورتین ہین ایک کنکوت دوسری بٹائی کنکوت یہہ ہی کہ تخمینہ غلہ کا کہڑی کہیت

بر ہو جاتا ہے اور اس تخمینہ مین سے مالک اپنے حصہ کا غلہ یا اوسکی قیمت نقدی لے لیتا ہے
اور بتائی یہہ ہے کہ جنس موجودہ کا کہیت یا خرمن یا غلہ بعد طیاری کے بانٹ لیا جاتا ہے
مگر اضلاع مغربی مین گانون کے لوگ ہر طرح کے اس عمل پر تمیز نہین بولتے ہین دونون
صورتمین ہریک لفظ سے تلفظ کیا کرتے ہین اسواسطے تصریح ہریک کی مجمل لکہی جاتی ہے
جاننا چاہیئے کہ اس عمل کو کہین عملی کہین بتائی کہین کنکوت کہین کوت کہین بنجکاری
کہتے ہین یہہ عمل سوا اجناس اعلیٰ مثل نیشکر اور کپاس اور تیل اور کہیانہ کے اور
اجناس مین ہوتا ہے اور بتائی کے مقابلہ مین ان اجناس کی تحصیل جو از روی نقدی
ہوتی ہی اوسکو ضبطی کہتے ہین اسطرح کے عمل مین بہی نوشتخواند باہم ہوتی ہی کبہی
نہین ہوتی جو حصہ رعیت اور مالگذار کا قرار پاتا ہے وقت کاشت ٹہر جاتا ہی مثلاً حصہ
مالگذار کا کبہی ایک حصہ اور دو حصہ رعیت کے کبہی آدہا ادہا کبہی اور کم و زیادہ ٹہر جاتا ہی
بحساب لیاقت اراضی اس ملک مین ہمیشہ طریق دینے حق مالک کا کنکوت سے سمجہتے ہین اگرچہ
وقت قرارداد کاشت ذکر آوے یا نہ آوے لیکن ہمیشہ طرفین جانتے ہین کہ تعین مقدار
حق مالگذار کنکوت سے ہوگا جب کنکوت مین اونکے نزدیک کچہہ فتور و قباحت ہوتی ہی تب اور
طرح سے بانٹتے ہین اسی سبب سے تمیز فرق کنکوت اور بتائی کی اس ملک مین کچہہ نہین ہے
اس کل عمل کو علی العموم اونہین الفاظ کے ساتہہ گفتگو کرتے ہین جو اوپر لکہے گئے طریق کنکوت کا
یہہ ہے کہ کنیان یعنی تخمینہ کرنے والے لوگ جو ہمیشہ کن کرتے رہتے ہین اور اونکے تخمینہ مین غلطی کم اور
دونون کے نزدیک معتبر ہوتے ہین بہمراہ پٹواری کے کہیت پر جا کر فی بیگہہ مروجہ کا تخمینہ کرتے ہین
اور اوسمین ہر ہر کہیت جو تائی کہتائی ہو کر ایک تعداد مشخص ہو جاتی ہے اوسمین بمقدار اپنے
حصہ کے مالک اراضی یا تو غلہ یا قیمت اوسکی رعیت سے لے لیتا ہی اور جو کنکوت پر دونون فریق راضی

نہوے تو وہ کن قایم نہین رہتا ہی اکثر ہمین تکرار ہوتی ہے اسامی درصورت نامنظوری
کن کہیت نہین کاتتی ہے بمجبوری مالگذار کو کچھہ در چھوڑنا پڑتا ہی کبھی مالگذار بہت
ایستادگی چھوڑنے مین کرتا ہی تو ناچار اسامی اسیقدر دیتی ہی اور کبھی درصورت نامنظوری
کے اور طریقہ بھی جاری ہوتے ہین جیسے کہیت چیر کر بانٹ لیتے ہین یا کوتزہ یعنی کہلیان
بانٹ لیتے ہین کبھی مالگذار کے آدمی دیکھتے رہتے ہین جب کہیت غلہ کاتتی ہی بٹائی کا
کہلیان علیحدہ رکہواتے ہین بعد طیاری غلہ اپنے حصہ کا وزن کر لیتے ہین اور کبھی
مالگذار کو فرصت نہین ہوتی اور اسامی کو معتمد جانتا ہے کاتنے اور بٹانے غلہ تک کچھہ
مزاحمت نہین کرتا ہی بعد طیاری اسامی کے دہرم سے لیتا ہی اوسکو رام کو تہلیا کہتے ہین
اور کہین اوسکو کردن سے لینا کہتے ہین اسکی اصل یہہ ہی کہ اسامی جو چاہی اپنے ہاتھہ سے
دیدے کس واسطے کہ ہندی مین کر ہاتھہ کو کہتے ہین ایک قسم بٹائی کی کیاری ہی اگر بسبب
کم پیداوار کے اسامی کہیت چھوڑ دیتی ہے مالگذار اوس کو کتوا لیتا ہی مگر وہ اسامی جو
صرف بٹائی کی ہے جوتا ہوتی ہے اور وہ مالگذار جو حد سے زیادہ سخت ہوتا ہے کہ کچھہ غلہ
نہین کرنا چاہتا ہی یا اور کوئی سبب ہوا کہ گانون سے قبل طیاری غلہ کے بھاگ گئی یا
لاوارث ہوگئی تو بھی مالگذار اب لیتا ہی یہہ بسبب دستور سوائے رام کو تہلیا اور کیاری درحقیقت
طریق دوسری صورت عمل کے ہے یعنی بٹائی سوائے کنکوت کے اکثر اضلاع پورب مین اسطرحکا
قرارداد بھی بروقت اقرار کاشت سی ٹہیر جاتا ہی کہ کنکوت ہوگا یا بٹائی مگر ان ضلاع
مین صرف درصورت ناموافقت کے بٹائی ہوتی ہے ان وجوہ سے جب مقدمات سرسری مین بالنسبت
قیمت غلہ کی ہو تو بہت ہوشیاری سے تحقیقات چاہئی کہ درحقیقت کسقدر لگان غلہ کا اسامی سے
چاہئے بموجب قرارداد باہم او حفاظت طریقون مذکور کی کس واسطے کہ ایسی نالشن مین

تشخیص نزاع حالات گذشتہ و پیوستہ سے مطابق نہین ہونگے تو اونکی نسبت صحت
حساب اور ثبوت قرارداد باہم اچھی طرح دریافت کرنا چاہیئے +
پہلے عملداری سرکار سے رواج عمل غلہ کی تحصیل کا بہت تھا اب بہت کم ہی اکثر
یہ عمل ناقص اراضی مین مثل بہوڑ اور ریت اور نونو مین دو تین سال تک ہوتا ہی مثلاً
البتہ ایسی اراضی مین جسمین آفات ارضی و سماوی کا زیادہ اندیشہ رہتا ہی یعنی سیلاب
یا ہوش جوزی یا ایسے نشیب کے اراضی جسمین پالہ اور ژالہ زدگی کا صدمہ بہت ہوتا ہی
غرض کہ یہ عمل کچھہ اچھا نہین ہے اسمین بہت رخنے اور فساد ہوا کرتے ہین اب یہ مالگذاری
مین بہت کم ہوتا ہی دیہات معافی اور جاگیر و نمین زیادہ ہوتا ہے جہان چھوٹے
چھوٹے معافیدار اور جاگیردار خود اراضی کے تحصیل کرتے ہین اور ہندوستانی عملدارین
اب بھی بہت ہی ظاہر اسباب اوسکا عدم قناعت ایک مقدار معین پر بسبب عدم انضباط
مداخل و مخارج کے معلوم ہوتا ہی یا اپنے نزدیک یہ سمجھے ہون کہ جیسا پیدا ہوتا ہے
ویسا ہی لیتے ہین + میرے سامھنے ایک صاحب کلکٹر نے ایک راجہ مالک ملک سے ملاقات کے
وقت پوچھا کہ آپکے علاقہ مین تحصیل کا کیا انتظام ہے راجہ صاحب نے جواب دیا تھا کہ
صاحب ہمارے علاقہ مین ہر سال جیسا پیدا وار دیکھا ویسا لے لیا وہ صاحب کلکٹر
اس بات پر بہت ہنسے کہ ان لوگون کے نزدیک یہہ بات بہت سہل ہے کہ جیسا پیدا ہوا
اوسمین ٹھیک حق سرکار کا سرکار کو اور ٹھیک حق رعیت کا رعیت کو ملجاسے اور
فساد نہ پڑین + افسوس ہے کہ اگر تھوڑی سے محنت کرکے اپنے ملک کا انتظام بطور
نقدی یعین چند سال کو کردین تو رعایا بھی آباد ہوجاوے اور اونکو اور اونکے عمال کو نقصان پیروی اور
دادرہی رعایا اور تنبیہہ اور سرزنش مفسدونکی فرصت ملے نہ یہ کہ ہر سال عمال اونکی

لوٹ کہوند رعایا پر اپنے زر معاہدہ اور شفاع کی تحصیل کے واسطے متوجہ ہین نوبت
داد دہی اور پناہ غربا کی کہان پہونچے + تہوڑا سا حال علاقہ ہندوستانی کا بطور نمونہ
اس جگہہ لکہا جاتا ہی کہ بیگم شمرو صاحبہ رئیس سردہنہ کے عہد دولت مین بہت شور تہا +
کن تباہی کا اور عیسایان اونکے وہانکی اوس عملداری کی سخت گیری مین بہت تنگحال تہی
اوسکا سبب یہہ تہا کہ شروع سال مین کاشتکارونکو کبہی کر تردد کراتے جب کہیتی تیار ہوتی
کہیان یعنی تخمینہ کنندگان مقرر ہوتے کہ وہ نے گانون کا کن کرکے تحصیلدار کے پاس
تعداد اوسکی لکہا دی تحصیلدار نے اپنی خیرخواہی سے اوسپر سوایا بڑہاکر حد لکہدی ہین
بہیجدیا وہان کے دیوان نے اوسپر بہی سوایا اور بڑہایا بعد اوسکے از روئے نرخ بازار جمعبندی ہوتی اور
جمعبندی پر للعہ ۵ خواہ لعہ ۵ فی سیکڑہ سے ابواب مقرری اور بڑہاکر اوسکا مطالبہ ہوا اور
روپیہ کی عوض مین ہر دو سر غلہ کا کاشتکارونکا جو رہ گیا تہا بیگم صاحبہ نے قرق
کرکے بکوالیا کاشتکارونسے جہان تک چوری چہاری کرکے جو کہاتے اور رکہتے بنا سو لیا
اسی سبب سے وہ لوگ تردد کم کرتے تہے اب اللہ تعالے نے اوس رعیت کے حال پر عنایت کی
کہ وہ علاقہ عملداری سرکار مین آگیا تب سے وہان بہت کہیتی ہوتی ہی شاید مضاعف
کے قریب بہی پہونچی ہو فقط وقت ملاقات عمال ہندوستانی عجب عجب طرحکے سنی جاتے
ہین ایک طرفہ بات ہی کہ عملداری سرکار مین بہی اکثر بڑے بڑے علاقہ دار اور اپنی قدیمی
ابتدا و عادات بے انتظامی اپنے علاقہ کی نہین چہوڑتے + تہوڑا سا حال علاقہ دارونکا لکہنا
ضرور ہے بڑے بڑے علاقہ دار اکثر خود متوجہ اپنی بے انتظامی کیطرف نہین ہوتے ہین ان
لوگونکے کارخانجات پر اکثر ایک یا دو نائب رہا کرتے ہین سیاہ سفید سب انکے اختیار مین ہوتا ہی
مہر مصرکے جو اونہین کے پاس رہتی ہے اونکے علاقجات مین عمل ہندوستانی کا دستور البتہ +

کم ہے دیہات کی ٹھیکہ بندی اکثر ہوا کرتی ہے مگر اوس مین ایک آفت اوریہی کہ اصل مال کا
روپیہ بہت کم وصول ہوتا ہی بسبب مقرر ہونے ابواب چندا در ند و متعدد اقارب اور
متوسلین کے اور فتوح مثل چابارہ اور پتیل اور سیٹھہ اور رسن اور رسم منشیگری کا اور
قند سیاہ اور لکڑی واسطے خرچ کے چہوتا گانون ہو یا بڑا یہہ ابواب مزور مقرر ہوتے ہین
اور کبھی کبھی دیوان یا کارندہ کچھہ کچھہ واسطے اپنے علیحدہ جمع ٹھیکہ سے مقرر کرلیتا ہی
اور اس ٹھیکہ مین بہی مطلق استقلال اور مضبوطی قول کی نہین ہوتی ہی اول تو ٹھیکہ دار
اور ذمہ دار تحصیل موضع کو کچھہ اطمینان آبادی موضع کا نہین ہوتا ہی اونکی سبب
سے اور بعض جگہہ بے سبب بہی ٹھیکہ توڑا جاتا ہی اور مکرر اوسکا نیلام ہوتا ہی دوسرے
جو تحصیل ٹھیکہ داران اور تحصیل استاسیوار کے واسطے کارندہ مقرر ہوتا ہی وہ بہی بے اعتماد
اور طرفہ یہہ ہی کہ حالت معزولی مین تو اوس کو وہ اختیار دیئے جاتے ہین کہ جو چاہے کرے جسکا
جی چاہے عین المال چھوڑ دے جتنا چاہے زیادہ لے اور بے اعتمادی اس قدر کہ ایک ایک سال مین
کئی کئی کارندہ تبدیل ہوتے ہین اور بعض اوقات بالعکس ہوتا ہی یعنی قدامت خاندانی یا اور
کسی سبب سے کسیطرح بیدخل نہین کیئے جاتے اگرچہ مال مردم خور حرامزادہ ابدادہ بدعمل بد قول
بے ایمان بدانتظام خودکش شریر ہون انکے سبب بہت قضایہ ہوتے ہین اور یہہ سبب بعضی بعضی
برجہ وصول حقیقی زر تحصیل علاقہ اور موضع کے ہوجاتے ہین اور بیچاری رعیت گانون کی حیران اور پریشان
رہتی ہی اور بہت سے آدمیونکا جنکی ضرورت نہ تہی دخل کارخانجات مین رہتا ہی انکے انتظامی کو رئیس
گویا اپنی ریاست کی نمود سمجھتا ہی اور اس شہر کو کہ فلان رئیس بیچارہ بہولا ہی وہ کچھہ نہین جانتا کار
لوگ جو چاہتے ہین کرتے ہین باعث فتخار جانتا ہی اب بہی جہان کہین تہوڑی علاقہ دار رہ گئے ہین یہی حال
ہے ایک اور آفت ان لوگون کے یہان ہی کہ اونکو شادی اور موت کے واسطے بہت روپیہ بسبب خاندانی

در کار ہوا کرتا ہے ہر طرح سے مشقت اور بے عزتی اوٹھاتے ہیں لیکن اسکا خیال بہت کمی ہیں
اسی سبب سے کبھی کچھہ روپیہ اپنی ملکیت اور علاقہ کی آبادی میں صرف نہیں کرتے ان دونوں
زیادہ صرف کرتے ہیں اگر شادی میں کچھہ کمی بھی ہو تو ہو لیکن شخص متمول کے موت تو گویا اوسکا
وا ماندون کے واسطے موت ہی مگر بعض جگہہ علاقجات عنوانات اوجاد ونین جو تھوڑے
تھوڑے اس نواح میں ہیں فی الجملہ انتظام ہی یہہ لوگ اکثر قول و قرار پر قایم رہتے ہیں اور روپیہ
آبادی ملکیت میں بھی صرف کرتے ہیں فقط

حال جنم بھوم کی محبت کا

حب وطن جسکو جنم بھوم کی محبت کہتے ہیں اوسکے چند سبب ہیں درجہ بدرجہ لکھے جاتے ہیں
پہلا درستی معاش دوسرا آرام نصفت و عدالت مالک ملک یا شہر یا قصبہ یا گانون
سے تیسرا اجراے سلسلہ تجارت او پیشہ مروجہ جسمین بہبود ہو چوتہا محبت
اقارب اور کنبہ برادری کی پانچوان باہم ہونے رسم شادی اور بیاہ کی
چھٹا محبت عمارت اور مکانات وطن کی ساتوین موافقت آب و ہوا اپنی وطن کی
پس اتنے سبب ہیں جسسے آدمی کو محبت اپنے وطن سے ہوا کرتی ہے جبتک یہی سب درجہ
بدرجہ باقی رہتے ہیں اکثر آدمی اپنی پیدایش اور اپنی قدیم رہنے کی جگہہ نہیں چھوڑتا جب ان
باتون میں خلل پڑتا ہی جا ناچار اوسکو وطن چھوڑنا ہوتا ہی انہیں بعض باتے خاص ہیں اہل
دیہات کے لئے اور بعض باتے خاص ہیں اہل شہر کے ساتھہ خصوصاً اہل شہر کا اور جو اونکے اسباب ترک
وطن کے ہوتے ہیں اوس کا اسجگہہ لکہنا کچھہ ضرور نہیں ہے اکثر پہلے کے تین امر رعایا دیہات کے ساتھہ
علاقہ رکھتے ہیں اور باقیون سے اونکو کم علاقہ ہے پس رعایا دیہات کی جسجگہہ درستی معاش ہو اور
آرام نصفت اور خبرگیری مالک سے ہو اور تجارت یا پیشہ جو کچھہ وہ کرتے ہون اچھی طرح
چلے اوس میں ایذا نہ پاوین وہان البتہ زیادہ آباد ہونگے کیونکہ ظاہر ہے کہ ہزار رعایا ہر وقت

اعلی حاکم تک نہین پہونچ سکتی ہے اور اپنے ہر معاملات خفیف کو حاکم تک نہین پہنچا سکتے ہین
وہ اپنے خفیف معاملات کا حاکم زمیندار او مالک ہو ضلع کو جانتے ہین پس مالکان ہو ضلع جو
اونکے حال کے خبرگیری کرین اور اوسکے باعث سے اونکو آرام ملے تو یقیناً اون گانوؤن مین بہت
سی آبادی رعیت کی ہو اور اوس مالک کو اونکے سبب سے بڑا فائدہ ہو اور اونکے اسباب آرام کی
چند باتین ہین کچھہ بہت نہین ہین اوسکی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے اور اونہین تین بات سے
متعلق ہین یعنی معاش اور نصفت اور [illegible] کی * تفصیل اون باتونکی کہ جنکے باعث سے
رعایا کو بے آرامی ہوتی ہے اور جس گانوؤن مین یہہ باتین ہوتی ہین وہ گانو آباد نہین ہوتا
۱ پہلے زمیندار یا ٹھیکیدار یا تحصیلہ ہو ضلع کا قایم کرنا اپنے قول و قرار پر ۲ دوسرے
مالک کا خبرگیران کرنا اونکی زراعت او جاڑا او نقصان پہنچنے پاونے ۳ تیسرے
اپنے منفعت کے واسطے اونکے شمار رسم سے زیادہ لینا ۴ چوتھی غریب رعایا کو بلا اجرت
کامل اپنے کامون مین لگانا ۵ پانچوین بیوقت طلب کرنا لگان کا جب اونکے پاس کچھہ
جایداد نہو ۶ چھٹے اونکا کھیت بگڑ جاے او جایداد لایق ادا لگان کا نہو تو خواہ مخواہ
اونکے آلات اور اسباب لے لینا ۷ ساتوین متعدد شخصون کی مختلف حکومت جسکو گانوؤن مین
بہوت کہتے ہین ۸ آٹھوین حفاظت اونکے عزت اور مال کے اوباشان نواح اور ہو ضلع
کے ہاتھہ سے نکرنی ۹ نوین جو مالک خود بیوپار کرتے ہین اونکا حد سے زیادہ
سود لینا * پس جب ایسے امور مین مالگذار لحاظ رکھتے ہین تو اونکے گانوؤن مین نیک
اچھے اچھے کاشتکار اور اچھے پیشہ ور بہت بہت روز تک بستے ہین اور جب اونکو
اطمینان ہوگا اپنے امور ضروری کے درستی کا تو کاشتکار اراضی کے درست کرنے مین
محنت اور کوشش کرینگے اور بیوپاری تجارت کا کام پھیلاوینگے پیشہ ور [illegible]

اپنے پیشہ کو رونق دینگے باہم ایک سے دوسرے کو فائدہ ہوکر موضع آباد ہوگا جیسے مالک
کو آرام اور فائدہ ہوتا رہیگا اور دیہی موضع مین کچھہ دخل بہتری اور نقص اراضی کو نہین اکثر
کثرت آبادی اور محنت کاشتکاری کے سبب زمین ناقص بھی اچھی ہوجاتی ہی اور اکثر کمی
کاشتکاران اور بیدلی اور بے محنتی کے سبب سے کہ جو اونکے ہاتھون سے ہوتی ہی اچھی اچھی اراضی ناقص
ہوجاتی ہی بہت دیہات مین جنگلی اراضی بہت اچھی تھی بسبب ظلم اور غفلت مالکان کے خراب و برباد ہوگئی ہی اور
اکثر دیہات ناقص اراضی کے اب اچھے ہوگئے ہین + یہی جگہہ مناسب ہی اون چیزون کا لکھنا جنسے
ناقص اراضی اچھی ہوجاتی ہے پہلا کھاد ڈلوانا دوسرا السن یعنی گھورا خواہ تالاب کے جلبوت
سے ڈالنا تیسرا چند مرتبہ کھیت کو جوتنا قبل بونے کے چوتھا کیاری بندی کھیت کی بنانا جسمین پانی
اوسمین جذب ہو اور حفاظت اوجار سے رہے پانچوین جو گھاس موجب کم پیداواری کے ہین اونکو
کھیت سے نکالتے رہنا ہین جگہہ ضروری ہی اون چیزون اور گھاسون اور درختونکا لکھنا جو اراضی
کو خراب کرنے مین باعث ہوتی ہین سری یہہ بڑی سخت گھاس ہے جھاڑ باندہ کر نکلتی ہے اور بیج ایام مینہ
رہکے درخت سے بہت اونچی جاتی ہے جڑ یعنی بیخ اوسکی ایسی مضبوط ہوتی ہے کہ اوکھاڑنے نہین
اوکھڑتی کاشتکار اسکے ہاتھہ سے بہت عاجز ہین ایام خشکی اور کم بارش مین بہت ہوتی
اور اون دیہات مین جہان پانی تلخ ہے یہہ آفت زیادہ ہے جڑ کی انتہا معلوم نہین ہوتی جسقدر
کھودین نکلتی آتی ہے بعضے کاشتکار کہتے ہین کہ کوا کھودنے مین پاتال کے پاس جڑ نکلتی ہے
واللہ اعلم ظاہرا بہت سخت اور حجم دار گھاس ہے اور زراعت مطلق اوگنے نہین دیتی
کانس یہہ بھی ایک آفت ہی اور تھوڑے روز مین بہت اراضی مین پھیل جاتی ہے
اس سبب سے کہ اسکا تخم ہوا مین اوڑتا ہی مشہور ہے کہ بارہ برس مین جاتا رہتا ہی اور معلوم ہی
ہوتا ہے کہ شاید ایسا ہی ہے جب یہہ جاتی رہتی ہو تا ہی شاید ایک گھاس اوسمین پیدا ہوتی ہی

نہایت نازک چہوٹے چہوٹے تانہی نکلتے ہانون جابجا ہوجاتی ہے اور جڑ اوسکی ایسی کمزور
ہوتی ہے کہ صرف ہل کے پہالہ کی نوک سے توٹ جاتی ہی اور جب توٹ کر گر پڑتی ہے تو کہیت
مین گہورے کا کام کرتی ہے جب یہہ گہاس کانس مین پیدا ہوتی ہے تب کانس جاتا رہی
پرگنہ ہرد ضلع مین پوری مین سنہ ۱۸۴۰ع مین مینے دیکہا تہا کہ تمام پرگنہ کی اراضی مین اسقدر
کانس کہڑا تہا کہ گہوڑے کا سوار نہین معلوم ہوتا تہا اب اوس جگہہ ایسی زراعت
خریف کی ہوتی ہے جو آسے یہہ کانس سے کمتر درجہ مین ہے ہر سال ہوتا ہی اور تہوری
محنت سے نکل جاتا ہے اور برسات مین جل جاتا ہی جڑ اوسکی مانع زراعت نہین ہے مگر کچہہ زور
زمین کا البتہ کم ہوجاتا ہی مدار جسکو اکوا کہتے ہین لشرح صدر کتیک جیسے زرد ہبول ہوتے ہین
لشرح مدار ببول جب کہیت چند روز تک بنجر پڑا رہتا ہی اکثر مویشی گانون کے اوسمین
گہاس چرنے کے واسطے جاتے ہین اور مویشی ببول کی پہلی جسکو سینگلی کہتے ہین کہایا کرتے ہین
تخم اوسکا جانور کے پیت مین نہین گلتا ہی جب وہ کہیت مین گوبر کرتے ہین درخت
ببول کے جم نکلتے ہین کہیت مین جہان چار پانچ درخت ہوئے وہ کہیت بیکار محض
ہوجاتا ہی - مینے ایک گانون دیکہا ہی کہ ایک مالگذار نے بامید کمی جمع اپنے کل گانون کو
بنجر ڈالا اور کسی اسامی کو بسنے ندیا اور آپ ہی معہ اپنے اقارب کے کام کم کردیا اور
معاش اپنی بہینسین اور گائین پالنے پر رکہی اور اوس گانون کی اراضی کو چراگاہ
مقرر کیا مویشی جو سینگلی کہا کر وہان چرتے پہرتے تہی تمام گانون ببول کا جنگل ہوگیا اسی واسطے
اکثر مالک اراضی کے کہیت مین درخت رکہنے سے اسامی کو منع کرتے ہین اور دوسری گہاس
یہہ ایک خاص زمین کے ساتہہ مخصوص ہی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو نہایت خفیف الجسم اور
مونڈہ کہری وہ پوسے کے کہانے کے کام کی نہین ہوتی ہے اور دوسرے گہاس جو بوسے کے

کام کی ہوتی ہے وہ گرہ دار تری اور نرم ہوتی ہے اور اسکے اچھی قسم کو دوبہ کہتے ہیں یہہ اوسر کی گہاس جس اراضی مین ہوتی ہی وہ اراضی محض بیکار نہوتی ہے اوسمین کچھہ پیدا نہین ہوتا ہی مگر ایک بات اسمین خوب ہے یعنی یہہ قسم اوسر کی تر ہتی نہین ہے جہان ہی وہان سے جب کبھی اوسکے اراضی مین آبادی ہوجاتی ہی اور پہر وہ آبادی جاتی رہتی ہی اور پہر اوس اراضی کے قریب قریب کے زمین جہان غلاظت آبادی کی پڑتی تہی درست ہوجاتی ہی غرضکہ اوسر کی اراضی مین اور مٹی ملجانے سے اور چونا اور تالاب کے مٹی ڈالنے اوسر درست ہوجاتا ہے مگر اس ملک مین اوسر کی اراضی درست کرنیکا دستور نہین ہے مگر درخت انبہ یا شیشم یا ببول کے اوسر مین ہوجاتے ہین کہ درخت کو اکثر تہوڑی تہوڑی اراضی اوسر کی کہود کر رکہتے ہین اور اسیطرح چہوٹے چہوٹے باغچہ بہی بنا لیتے ہین غرضکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسر کی زمین اسقدر کہودی جاوے کہ نیچے سے دوسری مٹی نکل آوی تب وہ اراضی قابل زراعت ہوجاوے گا گانون کے آدمی کہتے ہین کہ بہت مدت تک پرتی رہنے سے اوسر ہوجاتا ہی مگر یہہ غلط معلوم ہوتا ہی اوسر ایک قسم علیحدہ ہوتا ہی اوس اوسر مین بہی کہین کہین کچھ چیز پیدا ہوتی ہین جہان اوسر مین کہین کہین نشیب و فراز ہوجاتا ہی اور گہاس کم جمتی ہی اور جب نشیب و فراز ہوتا ہی کہ اوسمین پانی برسات مین بہر رہتا ہی تو اوس اوسر مین کہین کہین لبانی کے دہان خودرو پیدا ہوتے ہین ایسی اراضی کو دیہاتی لوگ جہیل کہتے ہین + دوسرے جہان گہاس کم جمتی ہی اور شوریت مٹی کی غالب ہوتی ہے ایسی کہ سفیدی زمین پر معلوم ہوتی ہے اوسمین یہہ نکلتا ہی جسے دہوبی لیکر کپڑون کے دہونے مین صرف کرتے ہین اور اوسی کہین کہین کانچ بنتا ہی

فصل پانچوین طریق انقلاب قبضہ اراضی کے یعنی معاملات درمیان مالکان اراضی اور غیر مالکون قابض اراضی کے جسے قبضہ اراضی کا الٹ پلٹ ہوجاتا ہی

اسکی بہت صورتین ہین جیسا اسمین ٹہرا ہو اور ادن معاملات کے حسب رواج سابق
بہت سے نام تہے مثلاً بیع محفوظ یعنی بیعنامہ گلرنٹ ڈیہی سوہادن یعنی رہن نامہ
یعنی لاوامنت ڈنڈ یعنی حاکم کا روپیہ دینا پڑا اوسکے سبب سے کیسیکی ملکیت دوسرے کے قبضہ مین
پڑگئی موگن دان سکلپ یعنی خیرات چہرکنا یعنی کسی پوتا پر چڑہانا دایچہ سوبہا یعنی جہیز جو
بیاہ پہ یہ لفظ عملداری سابق مین مستعمل تہی اب سرکار کی عملداری مین یہہ لفظ متروک
ہین اور دوسرے لفظ جاری اور مستعمل ہین مثلاً بیع رہن گروی ہبہ کیسہ بہنگی وراثت نامہ
یعنی بیوارثی اور بعض جگہہ اکثر الفاظ سابق بہی ابتک جاری ہین مثلاً ضلع میرٹہہ
مین گنوادہ ڈیڈ بہی سوہادن ان سب کی تفصیل نیچے لکہی جاتی ہی بیع محفوظ
بیعنامہ زرخرید گنوادہ قبالہ ڈیڈ نیلام یہہ سب صورتین صاف بیع کی ہین کہ ایک شخص نے
اپنی ملکیت یا پٹی یا حصہ جزوی زمین اپنی ملکیت کا کیسیکے ہاتہہ بیچ ڈالا ایسی صورتونمین کہین
اپنے کہانے کے واسطے کچہہ اراضی یا نقدی ٹہرا لیتے ہین اور کہین نہین ٹہراتے اسمین جو
حاکم کی طرف سے بواسطے وصول باقی مالگذاری یا زرڈگری کے ہوتا ہی اوسکو نیلام کہتے ہین
رہن گروی گہنا گرنٹ ڈیہی سوہادن انتقال مستاجری تبادل بندوبست
یہہ سب صورتین رہن کی ہین اس مین جو جو شرطین اسمین قرار پائی ہون اوسی طرح سے
رہن دار قابض ہوتا ہی اسمین اکثر جب کل ملکیت یا پٹی یا زیادہ اراضی رہن ہوتی ہی
مالگذاری سرکاری قابض مرتہن کے متعلق ہوتی ہی اور جب کبہی منجملہ ملکیت یا پٹی نہوکے
اراضی رہن ہوتی ہی بلا مالگذاری بہی مرتہن قابض ہوتا ہی اور سے مالگذاری
راہن کے ذمے ہوتی ہی * جو حاکم کی طرف سے ہوتا ہی وہ انتقال مستاجری تبادل
کہلاتا ہی نانتہہ ایک ملکیت کا مالک لاوارث مرجاوے دوسرے قریب برادری کے

اوسکی ملکیت یا دین اوسکو یہانی لوگ ناتہہ کہتے ہین کہ فلانے کی ناتہہ ملی ہی حقیقت مین
ایک صورت وراثت کی ہی کہ اقربا اور نزدیکون کو ملتی ہی **وراثت** ہوتی یہہ تو صاف
ظاہر ہے کہ مورث کے مرنے سے وارث کو ملکیت ملتی ہی **ٹہیکہ اجارہ گٹکنہ** اسمین دو صورتین
ہوتی ہین ایک تو بعوض روپیہ اپنے قرض خواہ کو ٹہیکہ دیتے ہین کہ میعاد مین اپنا روپیہ
اور سود لیلے بعد اوسکے ملکیت چہوڑ دے یہہ تو حقیقت مین صورت رہن کی ہی اور کہین بلا
ہونے قرضہ یا لینے زرپیشگی کے ٹہیکہ دیتے ہین اوسمین جو شرائط باہم ٹہیرین ویسا ہوا کرتا ہی اسکی
نوشت خواند تصریح شرائط کے ساتہہ ہوا کرتی ہی ضرورت معاملہ ٹہیکہ کی بہت ہوتی
ہی اسکی تفصیل لکہنا ضرور نہین اکثر دوسرے درجہ کے معاملہ کو گٹکنہ کہتے ہین یعنی ٹہیکہ دار
پہر اپنی طرف سے کسیکو ٹہیکہ دے تو اوسکو گٹکنہ کہینگے **سپردگی** اسمین اسقدر فرق ہے کہ یہہ
صورت یا رہن کی ہوتی ہی یا ٹہیکہ کی مگر کسی سبب سے یہہ دونو لفظ لکہے نہین جاتے
سپردگی کا لفظ بولتے اور لکہتے ہین **پون دان** جہرکنا سنکلپ یہہ اکثر تہوری تہوری
ملکیت کے مالک تہوڑی تہوری اراضی یا ایک بگہا یا کل موضع کسی برہمن وغیرہ کو
بخش دیتے ہین یا کسی دیوتا پر چڑہا دیتے ہین یا بسبب اپنے کسی گناہ مذہبی کے اوسسے نجات پانیکو
جاکر سنکلپ کر دیتے ہین یا اور کوئی سبب بخشش کا ہوا اوسکو بخشش کہتے ہین و **ہیج** دایجہ بہا
یعنی جہیز جو ماباپ اپنی لڑکیون کو بیاہنے کے وقت دیتے ہین جو لڑکی کا باپ اپنی کچھہ
ملکیت وقت بیاہ کے اپنے داماد کو دیدے ظاہر اسو بہا کا لفظ جہیز کا ترجمہ نہین ہی یادرہے
ہیج غلط العوام جہیز کا ہی اصل لفظ بہا کہا کا دائجہ ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان
مین جب عورات خاوند کو خود پسند کر لیتے تہین تب بہی اونکے ماباپ ہیج دیتے تہے کوئی ملکیت
کوئی نقد اور اسباب وغیرہ **خون بہا** اسکی صورت یہہ ہی کہ مثلاً ایک شخص کسیکو

مار ڈالا وارث مقتول کے برادری یا حاکم کے پاس داد خواہ ہوئے تو اہل برادری یا حاکم نے
عوض خون کے کچھ ملکیت قاتل کے مقتول کے وارثون کو دلا دی اس لفظ کا ہم معنی بہا کہنا
مین بجز بردتی کے کوئی لفظ نہین ہی اور دو تین گانونکا قبضہ اسطرحکا سنا گیا بلکہ مینے اپنی
آنکھ سے ایک مالک حال موضع کے پاس پورانی دستاویز دیکھی کہ اوسکے سوٹ کو ملکیت بطریق
خون بہا ملی تھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دستور پٹھانون کی عملداری سے جاری ہوا ہی
پٹھان لوگ آپسمین خون خرابی بہت کرتے تھے اور بالعوض خون اپسے مارے جانیکو کچھ
حقیقت نہین سمجھتے تھے اور وارثان مقتول پشت تا پشت تک دعوی خون کا جبتک قاتل کے
علاقہ دارون سے کسیکو نہ مار لین نہین چھوڑتے تھے تو اونکے حکام نے اپنے مذہب کی بھی کچھ تائید
سے خون بہا مقرر کیا کہ قاتل سے اوسکا مال مقتول کے وارث کو بشرط اوسکی رضا کی دلائی
تھے تا کہ بسبب محبت مال اور دولت کے شریر خون خرابی بھی کم کرین اور وارث مقتول
بسبب پانے ملکیت کے آیندہ کو دعوی خون کا بھی نہ کرین + اب بھی ہندوستانی عملداری مین
جب کبھی کسی قاتل کے قصاص کا حکم ہوتا ہی تو حکام ماتحت حاکم اعلی کے اور راؤ لوگ شہر
اور بستی اور نواح کے اوسکی کوشش کرتے ہین کہ مقتول کے وارث کچھ لیکر قصاص معاف
کردین اور درحقیقت قصاص وارث کا حق ہی اور حاکم جو واسطے انتظام کے قاتل کا
قتل کا حکم دیتا ہی اوسکو سیاست کہتے ہین + ڈنڈ اوسکی صورت یہہ ہی کہ پہلے ہندوستانی
عملداری مین اکثر دستور تھا کہ ایک جرم مین تمام گانون بلکہ گرد نواح کے گانونکو ڈانڈ لیتے
تھے بعضے اوقات عوض روپیہ کے معاملہ کے جب اہل معاملہ بھاگ جاتا تھا دوسرا آدمی سے
جو گانون مین ملتا تھا اوسکے عوض کا روپیہ لے لیتے تھے تب وہ لاچار اوس کی
ملکیت پر دخل کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہمکو اسکے عوض ڈانڈ دینا پڑا ہی اب بالکل یہہ بات

فصل ششم

تقسیم اور بانٹ بندی جسکا ماخذ آدمی سے ہوتا ہی
آپس کے + تقسیم آپس مین زمین اور جمع بانٹنے کو کہتے ہین اور گانوکے لوگ بہیا بانٹ
اور بہانت کہتے ہین یہہ تقسیم جب سرکار کے اہلکارون سے متعلق ہوتی تہی بہت مشکل سے ہوتی
ہے کسواسطے کہ امین یا قانونگوی تقسیم کرنیوالا ہر ایک کہیت کی ماہیت اور لیاقت اور تقسیم کرنیوالے
کی منفعت او مضرت سے اچہی طرح واقف نہین ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ کہیت کی لیاقت اور اوسکے
تمام حالات سے وہ آدمی واقف ہوتا ہی جو بہت مدت تک گانونکا کام یعنی تحصیل اور دیکہنا
پیداوار ہر ساہ او فصل او سال کا چند سال تک کرتا ہی بلکہ وہ بہی اچہی طرح سے واقف
نہین ہوتا ہی مگر وہ آدمی اچہی طرح سے واقف ہوتا ہی جو کہیت کے جوتنے بونے کے کام سے
خوب ماہر ہوتا ہی اور جو امین یا قانونگوی صرف مشہور نام اور قسم کہیتون اور نار براو حسب تعداد
ایک جمعبندی چلتی ہوئی یا مشہور درہبندی پر بانٹتے ہین یہہ ایک فرضی نسبت اراضی کی
جسے تحصیل ہو سکتی ہے لیکن تقسیم اراضی مین کامل نتیجہ اسکا حاصل نہین ہوتا کیونکہ تقسیم مین مقتضای
انصاف کا یہہ ہی کہ ہر ایک قسم کی نسبت بابت پیداوار اراضی اور مضرت او منفعت کے
کہیت سے منسوب ہی مساوی ہو جاے تا کہ نسبت ما بین طرفین کے دلونمین اوسکا کینہ
نہ ہی کہ فلانے کا حصہ فلان نسبت سے اچہا اور فلان نسبت سے برا ہی یہہ نتیجہ تب حاصل ہوتا
کہ جب طرفین خود واقفکار ہون اور آپسمین باتین با متوجہہ ہو کر بانٹنے والے کو مع اچہہ
ایک دوسرے کے بتلا دین + مین چند صورتین لکہتا ہون جیسے آپسمین شریک تقسیم کرتا ہین
ایک تو یہہ ہی کہ شرکا نے اپنے موضع اور پٹی مشترکہ کی نکاسی کا دول باندہا
جسقدر انتفاع بعد وضع مالگذاری سرکار اور خرچ ضروری موضع کی بابت حصہ
شریکے خوشنگار تقسیم اراضی کے ہوا اوسکے عوض مین اراضی اسقدر اگان کی

اوسکو علیحدہ کردی پہر اوسنے لگان اراضی کا نہین لیا جاتا ہی + دوسرے صورت
یہہ ہی کہ سب شریک بقدر انتفاع کے بیرن علیحدہ علیحدہ کر لیتے ہین پہر اوسکا لگان
کسی سے نہین لیا جاتا ہی یہہ صورت تو بہت اچہی و بہت عمدہ ہی اسمین گویا سب
علیحدہ علیحدہ ہین اور یہہ مضرت اور منفعت آفت اراضی و سماوی مین شامل ہر طریق
چلن کا اسکے مفصل فصل پٹی داری ناممکل مین لکہا گیا ہے + تیسری صورت موضع
بانٹ یا طرف بانٹ کے ہوتی ہی + یہہ جب ہوتا ہی کہ شریک کم ہون اور ملکیت بڑی ہو
اور موضع کل بانٹ کے واسطے ہووے + چوتہی صورت کہیت بانٹ کی ہوتی ہی اور
جب شریک بانٹ چاہتے ہین اکثر یہہ دستور ہی کہ با قرار طرفین یہہ بانٹ قرار پاتی ہی
کہ منجملہ دونو فریق کے ایک شریک یا پتواری قسمت نامجات بنا دے اور دوسرا خواہ
پسند کر کر حصجات میں سے کوئی قرعہ لیلے یا بطور قرعہ اندازی دی جائین تو بلا شبہ
سب نسبت مین بانٹ برابر ہوگا یعنی اگر لینا قسمت نامجات کا پسند طرفثانی پر ٹہرا تو پہر
بہی بنانیوالا برابر کے قسمت نامہ بنا دیگا اس خیال سے کہ اگر ایک اچہا اور دوسرا ناقص
بنا دیگا تو طرفثانی ضرور اچہا لیگا اور اگر قرعہ ڈالا جایگا تو شاید اچہا دوسرے کے حصہ
مین نکلے مگر یہہ بات جب ہوگی کہ جب دونو واقف کار ہونگے اور جب ایک شخص واقف کار
نہوگا یہہ قرار طرفین سے قرار پا دیگا تب بہی تو شخص راضی ہو کہ واقفکاردن کو پنچ
قرار دیتے ہین تب بہی وہ واقفکار اچہی طرح سے بانٹ دیتے ہین + مگر اکثر جگہہ
زبردست جسکو تقسیم سے مضرت ہوتی ہی یا کسی سبب سے بانٹنا نہین چاہتا ہی
نا چار خواہان تقسیم سرکار مین رجوع لاتا ہی اوسوقت بہی اگر حتی الوسع اوسطرح
ہو سکے کہ جیسے وہ لوگ آپسمین تقسیم کرتے ہین تو بہتر ہی اسکی تدبیر یہہ ہی کہ شخص منصف

نقشہ کو پہلے ایسا مجبور کر دیا جاوے کہ وہ یہہ بات سمجہہ لے کہ بلا شبہ اگر مین متوجہ نہونگا
تب بہی بانٹ ہو جاویگا اور میرے عذرات بیجا در باب کمی بیشی قسمت نامجات
پیش نجاوینگے اوسوقت سبکے نقصان ہوگا تب وہ بہی یقیناً یا تو آپس
مین بنانے قسمت نامجات پر یا پنچایت سے بنانے پر راضی ہوگا
اور جب بمجبوری طرفین اسطرح پر راضی نہون تو معرفت امین یا قانونگو کی
اقسام اور اسماء مشہورہ کہیت اور ریت مروجہ پر بانٹنا چاہیئے +
ایک خالص طریق توجی بانٹ کا جو واسطے تفریق اراضی کے کسی بڑے عقلمند
مورث شرکاء موضع نے نکالا ہی اور حقیقت مین اس قاعدہ کے نکالنے
کے سبب سے اوس شخص کی بڑی عقل معلوم ہوتی ہے اگر اوس شخص کے
اور ایجاد اور کام بہی معلوم ہوتے تو کہا جاتا کہ وہ شخص حکیم تہا لیکن ہمیں
دو بات کا افسوس ہے کہ یہہ طریقہ بہت کم دیہات مین رہگیا ہے یعنی ضلع
مین پوری مین اب صرف دو گانون مین باقی ہی تفصیل اوس کی یہہ توجی
لغت مین ٹکڑے ٹکڑے اور حصہ کرنے کے معنی ہین اب غلط العام
مین یہہ لغت توجی ہوگیا ہی تصریح قاعدہ توجی بانٹ کی یہہ ہی کہ ایک
گانون کو مقرر کیا کہ اسمین توجی کے بیگہہ سو ہین اوس مین از روئے اقسام
اراضی کل موضع کی بیگہہ مقرر کئے مثلاً قسم اعلی یعنی گوہانی اراضی مین ایک
بیگہہ توجی کا للو بیگہہ مروجہ اور منجہہ مین سے بیگہہ اور بار مین ملے بیگہہ کا اسی طرح
ہے قسم کی اراضی گانون کی مشہوری ہر ایک قسم مین مقرر کر لیا ہے اور
بیگہون توجی کے حساب سے حصہ مقرر ہین گو کوئی شریک حصہ دار عکسہ توجی کا کوئی

حصہ بیگھہ کا علی ہذا القیاس اگر اراضی اوسکے حصہ کی تتی ہی تو بقدر بیگھہ توجی کے اوسکے
قبضہ مین ہوگی یعنی اعلی قسم بحساب للعہ بیگھہ اور اوسط بحساب سے بیگہ اور ادنے
بحساب بیلے بیگھہ توجی کی اور جو اراضی اوسکی تتی نہین ہی تو وہ بحساب بیگہ توجی اپنے
حصہ کا نفع و نقصان سمجھ لیتا ہی جیسے اوس موضع مین بیس بسوہ یا سولہ آنہ
یا انگون کے حساب سے سمجھ لیتے ہین پہر جب مالک اراضی مشترکہ کا تقسیم چاہتی اور
رواج توجی کا اوس موضع مین ہو تو تقسیم بہت آسانی اور سہولت سے ہوسکتی ہے
یعنی جس قسم کی اراضی سے ہوسکے اوسکو اراضی دیجاوی وہ یہہ عذر
نہین کرسکتا ہی کہ ہر کہیت یا ہر طرف یا ہر قسم کی اراضی سے بقدر اپنے
حصہ کے لونگا کیونکہ اوسکے گانون مین ایک قاعدہ لطیف مقرر ہی اوس کا
حصہ از روے توجی معلوم ہے اوسکے پورا کرنیکے واسطے گو ہانسے
سے خواہ منجہار سے خواہ ہار سی خواہ تینون قسم سے خواہ دو قسم سے اراضی
دیجائیگی قاعدہ توجی کا تقسیم کرنیوالے کو مجبور نکریگا کہ وہ ہر جگہہ سے بقدر
حصہ خواستگار کے اراضی نکالے اگر قاعدہ توجی کا نہین ہو تو خواستگار تقسیم
عذر کرسکتا ہی کہ مین ہر قسم کی کل اراضی سے بقدر اپنے حصہ کے لونگا
اور یہی عذر کرسکتا ہی کہ جو اچہی اچہی اراضی اور شریکون کی محنت کاشت
سے درست ہوی ہے یا کسی کا باغ اور عمارت ہی اوسمین بہی اراضی کا
حصہ لونگا یا اپنی جوت کی ناقص اراضی چہوڑنا چاہے تو یہہ عذرات بیجا
اوسکے موضع توجی مین کام نہین آسکتے ہین جس جگہ اراضی مل سکے اوسکو دیجانے
حساب مذکورہ بالا سے اور ایک فائدہ اسمین یہہ ہی کہ کوئی شریک شکست

اور شریر اپنی کاشت اراضی کو بگاڑ نہین سکتا ہی اس سہل انگاری سے
کہ اگرچہ میری اراضی بگڑ جاٹیگی تو پہر بدعوی تقسیم اور اچہی اراضی سے حصہ لونگا
کیونکہ وہ جب ایسا کرکر تقسیم چاہیگا تو ضرور بحساب توجی پہلے وہ اراضی اوسکے
کاشت کی دیکہا جاٹیگی پہر اوسکی حصہ پورا کرنیکے واسطے اور اراضی کاشت
اسامی وغیرہ سے دیکہا سکتی ہے اوسکی تقسیم تمام انتظام موضع اور جوت
سب بہائیونکا انتظام بگاڑ نہین سکتی ہے بخلاف اور مواضع مشترکہ کے جسمین
قاعدہ توجی کا نہین ہے بہت دقت تقسیم مین واقع ہوتی ہے خصوصًا
بہائیون کی جوت کی بابت + اس بابت مین ایک اور مضمون ہی کہ کہین کہین
اور کسی گانون مین نام توجی کا سنا گیا ہی لیکن وہ لوگ اب اصل
مفہوم توجی سے واقف نہین رہے کہین تو بسبب گذرنے مدت دراز کے
ایجاد اس قاعدہ کو کہین بسبب نکل جانے موضع کے اصل مالکون کے پاس سے
کہین اور کسی سبب سے تو اب ایسے دیہات مین چند قطعات معین بلگان
مقررہ مقبوضہ کسی شریک کو توجی کہتے ہین اصل مقصد توجی کا جاتا رہا
اور کہین توجی صرف نقدی کے بتہ کے کہیت کو بہی کہتے ہین اوس کا
مقصد اصلی بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ اراضی بٹ کر کسی ایک شریک
کو ملی تہی اور اراضی بٹائی کی شامل رہی تہی لیکن اب جو وہ اصل مقصد جاتا رہا
اور ذہن شرکا کے اوسے بہت بعید ہوگئے اور افراط اور تفریط اور
انقلابات قبضہ اور ملک ہوگئی تو وہ اراضی نقدی کی صرف توجی کے نام سے
مشہور رہے اور اراضی بٹائی کی گو اب وہ بہی نقدی پر ہوگئی ہو توجی کے نام سے

مشہور نہوئی ۔ تفصیل اور نام اون اراضی اور حاصلات کے جو اکثر تقسیم
نہین ہوتے ہین اور بضرورت اونکو سب شرکیہ شاملات مین کہتے ہین یہہ ہین
اراضی تالاب کی چہوٹی چہوٹی تلیا اور متفرق کہا...
متفرق ریت کی اراضی بیہڑ کی اراضی آبادی نمکسار
شورہ کی راستہ مرگہٹ و قبرستان مکانات پوجا وغیرہ
حالات سنگہاڑہ کا لگان پانی کے دہان کی آمدنی آبپاشی کے دام
کی آمدنی فروخت سردرختی باغات قدیم اور لاوارث ۔ ان سب اقسام مین
اراضی کے قطعات غیر معین اور غیر مشکل اور نا محدود رہتے ہین اور اونکی قطعہ وار
صحیح پیمایش دشوار ہی اور ہر جگہہ پر نسبت مین مساوات نہین ہوتی ہے
اور حاصلات مذکورہ کی بہی آمدنی غیر معین اور غیر محدود ہوتی ہی اسواسطے
اکثر شرکا موضع اسکو شامل رکہتے ہین ۔ فصل ہفتم ایام کی تقسیم اور
موسم کے حالات جسپر تمام گانون والے کہیت کا کام کرتے ہین اور
پیداوار کا مدار اوسپر موقوف ہی ۔ ایام کی تقسیم از روے کتب ہندی
ساٹہک تیس برس بارہ برس ایک برس ایک مہینا بتایت کہتے
ہین کہ انہین ایام مین ہر چیز اپنے حال سے تغیر پا جاتے ہی کیونکہ اسواسطے کہ اونکے
نزدیک سب سے بڑی گردش ستارہ کی تیس برس ہین اور متغیر ہونا
حالات زمین کا ستارون کی گردش سے علاقہ رکہتا ہی اب ہر ایک قسمت
زمانہ کا سبب لکہا جاتا ہی ساٹہک سب ستارہ ساٹہہ برس کے
بعد اپنے جگہہ پر ہو جاتے ہین مثلاً آج جو ستارہ جس جگہہ ہی ساٹہہ برس

بعد وہی ستارہ اوسی جگہہ پہر ہوگا تیس برس یہہ مدت اسواسطے
مقرر ہی کہ اسمین زحل جسکو ہندی مین سنیچر کہتے ہین اوردوسبب
بطی ایسے ہی اپنی گردش تمام کرتا ہی بارہ برس یہہ اسواسطے
مقرر ہی کہ مشتری جسکو ہندی مین برہسپت کہتے ہین ایک دورہ تمام
کرتا ہی ایک برس اس مدت مین آفتاب اپنا دورہ تمام کرتا ہی
ایک مہینا اسمین ماہتاب اپنا دورہ تمام کرتا ہی اور عطارد یعنی
بدہ اور زہرہ یعنی شکر آفتاب کے ساتہہ رہتا ہی اور مریخ یعنی منگل
قریب اسیمین دورہ تمام کرتا ہی مگر اوسمین کچہہ تغیر و تبدیل زمانہ کی ہین
یہہ تشریح ایام کی لکہی گئی صرف واسطے دریافت اسرار زمانہ کے اور
اگرچہ نباتات اور جمادات اور حیوانات کی پیدایش اور زوال مین
باعث گردش ستارون کے ان سب ایام کو دخیل بتلاتے ہین اور سوای
ہندیان اور سورج کے اور ستارون کو بہی کارخانجات زمین مین متصرف
سمجہتے ہین اور یہہ اکثر انکا اپنی پوتہی اور پترہ مین لکہا کرتے ہین مگر دلیل اسکی تاثیر
کی کہ اس ستارہ کو زمین کے کرہ سے جسمین انقلاب واقع ہوتا ہی کیا
علاقہ ہی نہین بتلا سکتے ہین اسکے جواب مین صرف اپنی پورانی پوتہیون
کی نقل اور تجربہ کو دلیل گردانتے ہین کہ جب یہہ ستارہ گردش تمام کرتا ہی
تب یہہ ہوتا ہی سبب تاثیر اونکی گردشونکا اونکی کتابون سے مفقود ہی
اور تشریح علاقجات اور تاثیرات اور ستارون کے کرہ زمین سے جسقدر
اونکا زمین مین ثابت ہو کتب مشہورہ ہندیہ مین پایا نہین جاتا ہی

مگر حمل اور تاثیر گردش چند زمان اور سورج کا بدیہی ہے اور دخل اونکا
روئیدگی مین ظاہر ہے اور اون دونون کی گردش خواہ بموجب مذہب اہل
ہند کے آفتاب گردش کرے خواہ بموجب مذہب اور حکما کے زمین گردش
کرے ایک برس مین ختم ہو جاتی ہے + پیدایش نباتات از قسم غلہ
اور اجناس جسپر حیات ذی روح کی موقوف ہے صرف اسی
قسمت زمانہ یعنی ایک برس مین ہو جاتی ہے اسواسطے سب حال
ایک سال کا لکھا جاتا ہے کہ از روی کتب ہندی آفتاب کی ایک گردش
کامل اور ماہتاب کی تیرہ ١٣ گردش اور گیارہ ١١ تیتھہ منجملہ ستائیس ٢٧ کے
جب اپنے مدار کو طے کرلے اوسکو ایک برس کہتے ہین پنڈت اہل ہند
سنوار ہن برکھہ اور اہل عرب شمسی اور اہل فارس جلالی کہتے ہین یہہ
سال باعتبار دورہ آفتاب کے پہلے دو موسم پر منقسم ہی ایک گرمی
دوسرا سرما جسکو جاڑا گرمی کہتے ہین + جب آفتاب نصف
اوترایَن کو طی کر چکتا ہے اور خط استواے ارضی سے شمال کیطرف
چلتا ہے اس ملک مین یعنی خط استوا کے شمال کیطرف گرمی ہوتی
ہے اور جب آفتاب نصف دکہنایَن طی کر چکتا ہی اور خط استوا سی جانب
جنوب کو چلتا ہے اس ملک مین سردی ہوتی ہی تو سال کے دو موسم
اصلی ہین ایک جاڑا دوسرا گرمی بعد اوسکے ہر ایک قسمت
مین پہر دو دو قسمت ہین گرمی مین پہلا نصف ربیع کہلاتا ہی اور
دوسرا نصف برسات اور تابستان اور سردی مین پہلا نصف خریف

اور دوسرا زمستان جسمین جهوٹی برسات ہوتی ہی جسکو مہاوت
اور کنندہ بہار کہتے ہین + پس اس تفصیل سے سال کے چار فصلین ہوئین ہر
فصل مین تحویل افتاب تین برج مین ہوتا ہی اور ہر سال مین جهہ رُت ہوتی
ہین ہر رُت مین تحویل افتاب دو برج مین ہوتا ہی اور سال بھر کے
بارہ ۱۲ مہینے اور ۳۶۵ دن اور جهہ ساعت یعنی چہارم دن کا ہوتا ہی
ہر قوم نے مہینون کے نام جُدے جُدے رکہہ لئے ہین اور ایسیطرح سے
دنون کے نام اپنی اپنی زبان مین رکہلئے ہین + ہندی نام آدِت سنیچر
اتوار سمار منگل بدہ برہسپت سکر + فارسی نام شنبہ یکشنبہ
دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ آدینہ عربی نام سبت
یوم الاحد یوم الاثنین ثلثا اربعا خمیس عشر +
من ابتدای آدھے چیت لغایت آدھے بیساکہہ اس بیچ مین جب
افتاب اول دقیقہ برج میکہہ سے دورہ شروع کرے سال شروع
ہوتا ہے اور ایک سال بعد اسی بیچ مین جب آخر دقیقہ مین پہونچی سال
شمسی تمام ہوتا ہے تو انگریزی مہینون مین ۲۲ مارچ سے
سال شمسی شروع ہوتا ہے اور لغایت ۲۱ مارچ دوسرے سال تمام
ہوجاتا ہے لیکن افتاب کی گردش کے مطابق جیسا کہ ہنود کا مذہب ہے
کوئی نام مہینون کے اس ملک مین مروج نہین ہین یعنی یہہ نام بیساکہہ
جیٹہہ اساڑہ ساون بہادون کنوار کاتک اگہن پوس ماگہہ
پہاگن چیت باعتبار گردش ماہتاب کے ہین یعنی جس مہینہ مین ماہتاب کو

بمقابلہ آفتاب بدریت یعنی کمال جلوتا ہی بچہتر کے نام سے مہینے کا نام رکہہ
لیا ہی اسواسطے ان مہینون کی گنتی شمسی سال کو کچہہ مناسبت نہین تہی
کسواسطے کہ ان مہینون کے دن سال بہر کے ۳۵۴ ہوتے ہین اور دن
ہر سال مین شمسی سال کے دنون کی تعداد سے کم ہوتے ہین اسی سبب تیسرے
برس مین ایک مہینا لوند کا بڑہا کر پورا کر لیتے ہین پہر لوند کے سال مین بعد
مہینے لوند کے جس مہینے قمری کی سودی پڑا ہو وہ مطابق ہوگی کم ماہ
شمسی سے + حاصل کلام یہہ کہ یہہ مہینا قمری ایک شمار ہی تاریخون کا اور
فصل مین اور سال مین کچہہ دخل نہین ہے اہل ملک جو کام کہ اونکے متعلق ہین
تاریخون سے اوسمین ان مہینون سے حساب و کتاب اور بول چال کرتے
ہین مثلاً تنخواہ کا حساب اور سود کا حساب + سیاہ ؟ الکان ملک ہند
لوند کے مہینے کی تنخواہ نہین پاتے اور مہاجن لوند کا سود نہین پاتے
ہین اور جو کام اپنے فصل اور سال سے متعلق ہین اوس مین فصل یعنی
سال اور بچہتر کا اعتبار کرتے ہین مثلاً سفر اور تجہیز کا کام اور شادی بیاہ
اور جوتنا بونا اسی مین ہی سفر اور تجہیز شادی بیاہ کے کام مین تاریخ
اور مہینا یعنی دن کی بہی نیکی اور برائی دیکہتے ہین مگر جوتنے بونے کے
کام مین مخصوص بچہتر کو دیکہتے ہین +
اب مین ایک جنتری لکہتا ہون جسسے حال جوتنے بونے کا جنس وار
اور فصل وار اور رت وار اور بچہتر وار معلوم ہوگا +

فصل ہشتم

پیمایش کے بیان مین معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ہندوستان کی سب اراضی
کی پیمایش ایک مرتبہ نہین ہوئی اسی سبب سے ہر جگہہ کی تعداد پیمایش
مین اختلاف ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کبھی کبھی اور کہین کہین بحسب ضرورت حاکم وقت
ناپ لیا ہی یہہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ درحقیقت کونسے گز سے پیمایش ہوئی ہی جو قدر زمین
اور تعداد کا عدد اسناد سابق مثل سوانح وغیرہ مین لکھا ہی اوسکی عدم مطابقت کا سبب بھی
افراط تفریط علاقجات اور مواضع کے ہو لیکن مروجہ بیگہ ہتیون مواضع کے جو مختلف ہوا
کرتے ہین اس سے صاف ظاہر ہی اور غیر مطابقت پیمایش سابق واضح ہوتی ہی آئین
اکبری سے صرف اسقدر نکلتا ہی کہ پہلی تعداد گز مین بہت اختلاف تہا اور جا بجا
ملک کے مختلف گزون سے پیمایش ہوئی تہی محمد اکبر بادشاہ نے اکتالیس انگشت کا گز قرار
دیا ہی گز پیمایش اراضی اور عمارت اور پارچہ مین اوسوقت سے رایج ہوا اوسکو گز
الہی یا گز قطعی یا گز سماری کہتے ہین اور اب وہ گز بیالیس انگشت کا ہی تفاوت ایک انگشت کا
آئین اکبری سے بسبب اختلاف انگشت پیمود کنندہ کے ہو بہرحال اب جو گز رایج ہی یہ گز الہی
ہی پیمایش زمین کا اس گز سے یہ دستور ہی ۴۲ انگشت یا ۴۲ تسوج یا ۱۶ گرہ یا ۶۰
مشت کا ایک گز الہی ہی ساٹھ گز کا ایک گٹہہ بیس گٹہہ کی ایک جریب ہی جریب سے زمین ناپی
جاتی ہی جب طول اور عرض مین گرہ وغیرہ گز سے نیچے ہون تو گرہ وغیرہ کسر
حاصل الضرب ہونگی اور جب دونون طرف گٹہہ ہونگی تو بسوانسی حاصل ہونگی جب ایکطرف
طرف گٹہہ اور ایک طرف جریب ہوگی بسوہ حاصل ہوگا اور جب دونو طرف جریب ہوئی
تو بیگہ پختہ حاصل ہوگا اب ایک جدول مین لکھتا ہون جس سے معلوم ہوگا کہ

۹۴۴

بیگهه نخته تک ... ہین اور اسکے نیچے کے درجہ بسوہ سے انگشت تک کس قدر ہوتے ہین اور اسیطرح بسوہ اور اسیطرح بسوانسہ وغیرہ ہین ہے

انگشت								
یک	متوح							
سلے 1/16	یک	گره						
[illegible]	۲	یک	مشت					
[illegible]	[illegible]	۲	یک	گز الهی				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	بسوانسه			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	بسوه		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	بیگهه نخته	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	

سرکار نے جب واسطے بندوبست کے پیمایش اراضی کی شروع کی تو اسی
حساب سے پیمایش کے لیکن جو تعداد بیگھہ اس دیس کو اپنے پہلے بیگھون سے یعنی ایکڑ دن سے مطابق
کرنا ضرور تہا اور ایکڑون کی نمود مین دوسرا گز ۳۶ انچہ کا جسکو یارڈ کہتے ہین مروج
اور طول جریب مین جبتک جتنا یارڈ کا مقرر نہو وے تب تک حساب ایکڑونکا مشکل ہے مطابق
ہوگا ہو اسطے اسی گز الہی کو جو انچہون سے ناپا تو ۳۱.۰۲ انچہ ہوا تو گویا ۳۱.۰۲ انچہ کے
گز سے جریب ۶۰ گز کی تہی تو ۳۶ انچہ کے گز سے ۴/۸ گز کی ہوئی تو ۴/۱۰ گز کی جریب
لوہے کی ان اضلاع مین مروج ہوئی اور اوس سے اراضی ناپی گیی + معلوم ہوتا ہی
کہ اون اضلاع مین تعداد گز دن جریب مین کچہہ اختلاف بہی ہی بہر حال جب فرق درمیان
گز الہی اور یارڈ دنگریزی کے معلوم ہو گیا تو جس قدر گز کی جریب سے ناپا جایگا معلوم
ہو جایگا کہ ایک ایکڑ اسقدر بیگھہ اور بسوہ کا ہوتا ہی یعنی جسقدر انچہہ ملکسر ایکڑ کے ہوتے ہین
اوتنے ہی انچہہ ملکسر بیگھہ اور بسوہ کے ہونگے اوسی قدر مطابق ایکڑ کے ہوگا + اب معلوم
کرنا چاہیے کہ انگریزی حساب مین تین کہڑے جو ولایتی کا ایک انچہہ اور ۱۲ انچہہ کا ایک فٹ
اور ۳ فٹ کا ایک یارڈ اور ۵.۵ یارڈ کا ایک پول یعنی بانس جسکو لٹہہ کہتے ہین اور
۴۰ پول کا ایک فرلانگ اور آٹہہ فرلانگ کا ایک میل ہوتا ہی یہ پیمایش طولانی یعنی رستے
کی کہلاتی ہے اسمین کچہہ عرض زمین کو دخل نہین ہے زمین کے قطعات کے ناپنے کے واسطے
جسمین عرض اور طول دونون ہون ایک جریب ۲۲ گز انگریزی یعنی چار پچہہ کی مروج
اوسے ناپ کر حساب پورا کر لیتے ہین + اب ایک جدول لکہی جاتی ہی جس سے معلوم ہوگی مطابقت
اور مناسبت گز الہی اور بسوانسی اور بسوہ اور بیگھہ یعنی الفاظ مروجہ زبان دیسی کے انچہہ اور فٹ
اور یارڈ اور پول اور روڈ اور ایکڑ الفاظ مروجہ زبان انگریزی کے ساتہہ جدول ہے

خلاصہ یہہ ہی کہ پہلی جدول سے حساب پیمود دیسی اور دوسری مطابقت
زبان دیسی سے انگریزی کی معلوم ہوگی تو اب مطابقت کرنا بیگہون دیسی کا ایکڑون کے ساتھ
کچہہ مشکل نہین ہے + اس دعا ہی کو اور جریب کا پیمود بقدر بیگہہ کے برابر ایک ایکڑ کے ہونا
سو بیگہہ پختہ کے موصے کے کم ایکڑ ہوئی اسکی جنتریان طرح طرح کی وقت بندوبست
ہر ایک اضلاع مین اہلکارون نے بنالین تہین لیکن اکثر نادرست کہ بہت
چہوٹ جاتی تہی اور اکثر طویل جسمین کسرات کا جوڑ بہت دینا پڑتا تہا بندوبست
مین پوری مین لالہ سکہہ لعل سپرنٹنڈنٹ کچہری کے محرر نے ایک نئی کی جنتری بنائی تہی جو سب سے مختصر
اور کسرات صحیح اور زیادہ کسرات اسمین نہین چہوٹتی ہین اور کسرات جوڑنی بہی نہین
پڑتی ہین یہ جنتری اکثر جنتریون سے جو مین نے دیکہی ہین بہت اچہی ہی + تشریح +
حاشیہ ان جدولون پر ایک اعتراض آتا ہی کہ اس مین بسوہ اور روڈ اور ایکڑ کو مربع
لکہا ہے حالانکہ ان تینون کی پیمود مربع نہین ہوتی ہی انکو جس سے جاہئے فرض کیجیے مربع صحیح
نکلیگا + جواب صحیح ہی فی الحقیقت بعضے عدد ایسے ہین کہ اوسکا مربع صحیح کہ جسکو اہل حساب
جذر منطق کہتے ہین نہین نکلتا ہے مگر جذر اصم نکلتا یعنی مربع تو ہوتا ہے لیکن کبہی صحیح وہ تلفظ
نہین ہوسکتا ہی مگر قطعہ زمین وغیرہ اگر چاہین تو مربع بنا سکتے ہین اب ہم تمکو بتلاتے ہین کہ مثلا بسوہ جو
بیس بسوانسی کا ہوتا ہے اوسکا مربع صحیح کسی کسر سے تلفظ مین نہین ہوسکتا کسواسطے کہ بیس کا عدد کسی
صحیح مجذور نہین ہے لیکن قاعدہ سے بقدر ایک بسوہ کے مربع زمین بن سکتی قاعدہ اوسکا یہ ہی کہ
اہل حساب کے نزدیک ثابت ہی کہ مثلث قایم الزاویہ کی خط وتر مساوی جذر مجموع مجذورین دو
ضلع کا ہوگا تو ایک مثلث ہم فرض کرینگے جسکے دونو ضلع مجذور کا مجموعہ بیس ہو اسطرح سے مثلا
اسمین ایک ضلع ہے چار درعہ کا اور دوسرا ضلع ہے دو درعہ کا تو چار کا مجذور ۱۶ ہے

اور دو کا مجذور ہے چار تو دونو کا مجموعہ ہے بیس ۲۰ پس خط وتر اسکا

										انچھہ
									فٹ	یک
								درعہ الہی	یک	[illegible]
							بار (یعنی گز انگریزی)	یک	[illegible]	[illegible]
						بسوانسہ	یک	[illegible]	لعہ	[illegible]
					بول	یک	[illegible]	لعہ	[illegible]	[illegible]
				بسوہ	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			روڈ	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مال	[illegible]	[illegible]
		بیگھہ جریبی	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ایکڑ	یک	[illegible]	بسوہ	[illegible]	اما	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جذر ہی یعنی بیس کا اس طرح سے

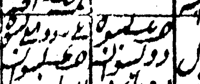

اس جنتری سے یہہ ہی کہ جب ایکر انگریزی اور بیگھہ جریبی کی نسبت معلوم ہو گئے تو
اربعہ متناسبہ جسکو ہندسہ مین تیری راشک کہتے ہین عمل سکتا ہی کہ جس قدر بیگھہ کے
جا مین ایکر بنالین تو اس حساب سے ما بیگھہ پختہ کے ایکر صحیح اور ۸ کسر تحملہ ۹
کے حاصل ہوتے ہین پہر اس حساب سے ایک بیگھہ سے لیکر سو بیگھہ تک کی جنتری اس
تصریح سے بنائے کہ پہلے سو بیگھہ کے پانچ بیستان ۲۰ مقرر کر کر پانچ مد جنتری
مین کہینچے اور ہر ایک مد مین تین تین خانہ کئے کہ پہلے خانہ مین بیگھہ جریبی اور دوسرے مین
ایکر خام اور تیسرے خانہ مین ایکر کامل قایم کیا اور سوائے ایکر صحیح جو کسر از رو
حساب کے آئے وہ ہندسہ مین نیچے رقم کے لکہے اور ہر ایک مد کا نام بیستی ۲۰ رکہا
اسلئے کہ پہلے بیستی مین ایک بیگھہ سے بیس بیگھہ تک لکہی ہین اور دوسرے
بیستی مین اکیس ۲۱ بیگھہ سے چالیس بیگھہ تک اور علی ہذا القیاس اب واضح
ہوا کہ اس جنتری مین جو ۱۹ کسر کامل کا ایک ایکر کامل ہوتا ہی اسی طرح انیس ۱۹
کسر خام کا ایکر خام ہوتا ہے اور اگرچہ ایکر خام اس جنتری مین صرف فرض
کر لیا ہی اس فائدہ کے واسطے کہ سو بیگھہ تک کی یہہ جنتری بنائی مگر دس ہزار بیگھہ
کی طیار ہونی کس واسطے کہ جس عدد بیگھہ کے ایکر خام مین اسیقدر ایک سو گونہ بیگھہ
کے ایکر کامل ہونگے مثلاً ما بیگھہ کے ایکر خام صحیح سالا لکہے ہین تو دس ہزار بیگھہ کے
اسیقدر ایکر کامل ہونگے اب اگر بیگھونکی تعداد مین درجات یعنی احاد اور عشرات

اگرچہ بولنے مین نہ آوے لیکن جب ہمکو ایک پیمانہ جذر بیس ۲۰ کا مل گیا تو ہم اوسکے
بسوہ مربع بنالینگے اسطرح

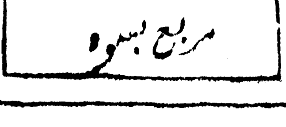

اور مالت اور الوف سب ہون تو اس جنتری سے اسطرح سے ایکڑ نکال سکتے
ہین مثلاً دریافت کیا چاہین کہ صمما عہ سکے کے ایکڑ کسقدر ہوئے تو یون دریافت
کرینگے جسقدر ریگھہ ستونٔ سے نیچے ہین اوسکے تو ایکڑ کامل لینگے اور جسقدر بسکیڑ آئے
ہون گے اوسکے ایکڑ خام لینگے دونو ملائینگے حاصل جمع مقصود ہوگا پس عسکہ
سکے کے صہ ایکڑ کامل اور بالعوض صمما ر یعنی بادن بسکیڑون کی رقم عـــ کے ایکڑ
خام کہ ایم ۹ ہین لینگے تو مجموع ان دونو کا ایم ۱۱ ایکڑ ہوئے صمما عسکہ کے آم
واضح ہو کہ بہت سے ملان اور جمع مین جب کسرات آتے ہین تو اُسکا حساب اودن
لیتے ہین کہ مثلاً آدمی کسر دن سے جو کم ہوا تو چھوڑ دیا اور آدہے سے جو زیادہ
ہوا تو پورا ایک ایکڑ لے لیا اسی فصل مین تہوڑا سا حال جغرافیہ کا لکہنا ضرور ہے
کہ اکثر سر رشتجات مال مین ضرورت مطابقت میل پیمایشی اور ایکڑون زمین کے میل
جغرافی کے ساتہہ ہوتی ہی علم جغرافیہ سے دریافت حال پیمایش جسم کرہ ارضی اور دریافت موقع
کل کرہ کے درجون اور دقیقونکا ہوتا ہے جسکو فن ریاضی مین علم ہندسہ کے لئے کہتے ہین اونہین مین لوگون نے دریافت
حال اسکا یہہ کہ خط استواء ارضی جو ۳۶۰ درجون اور ہر ایک درجہ کو ساٹھہ ساٹھہ دقیقون پر منقسم کیا ہی وہ
خط استواء ارضی جو پیمایش ہوا تو لعہ ۷۰ میل انگریزی ہوا تو ہر ایک درجہ اوسکا
لعہ ۶۹ میل کا بڑا اکسری زیادہ یعنی ۶۹ میل کے عرصہ مین ساٹھہ دقیقہ کرہ زمین کے
ہوتے ہین حساب سے سمجھا گیا کہ میل پیمایشی انگریزی کو دقیقہ ارضی کے ساتہہ
ایسی نسبت ہی جیسے ساٹھہ کو لعہ ۶۹ کے ساتہہ ہے جس سے ایکدقیقہ پورا مطابق ایک میل پیمایشی
کے نہین +

حاشیہ جاسے انصاف ہی کہ اس جنتری مین کسقدر کسرات کم ہوتے ہین اور کسقدر
اختصار ہی کہ نہ ورق بہت سے لوٹنے پڑتے ہین نہ بہت جگہہ سے حساب جمع کرنا پڑتا ہے ۔ ۱۲ منہ

مرتبہ سکھہ لعل محرر سررشتہ مولوی محمد جمال الدین حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر امین نہم [illegible] عیسوی ضلع مین پوری در سنہ [illegible] عیسوی

پہلی بیسی			دوسری بیسی			تیسری بیسی			چوتھی بیسی			پانچوین بیسی		
بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل
بیگھہ	[illegible]	۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عسكه	عالوب ٩	صا ابكر ١٣	سسكه	الما ابكر ٨	اهو عب ٢	صسكه	الا للحو ٧	مب عب ٩	احكه	سمكمات ٦	لحب ١٦	لحكه	عب ما ٥	له ص ٥
له عسكه	سا عب ٨	ے ابكر ٥	له سكه	الما ص ٧	اهو عب ١٢	له صكه	كما للو ابكر ٦	لو عب ١	له احكه	للمو للمحو ٥	للمحـ ٨	الحكه	صم ما ك ٤	له ص ١٦
عسكه	سا بك ٧	ے ابكر ١٦	عسكه	الا عب ٣	اهب ٤	عصكه	صالب ٥	لو عب ١٢	عحكه	للمو ما ابكر ٤	له للمـ	لحكه	صم ما للو ٤	عص ٧
سعسكر	لما للمـ ٦	هو ابكر ٨	سسكه	الا للمحو ٥	مبك ١٥	سصكه	سم مك ٤	ىب ٣	سحكه	للمو ما هو ٣	الله ١١	لعسكه	صم مار ٣	عص ١٨
للو عسكه	لا هو ٥	هو ابكر ١٨	للو سكه	الكات ٤	لوب	للو صكه	سم ص ٣	سب ١٢	للو حكه	للمو ما للو ٢	بلمـ ٣	للو لحكه	صم ما بك ١	عص ١٠
دعسكه	ا اللو ٤	ملي ابكر ١٠	دسكه	الكابك ٣	لوب ١٨	دصكه	سم ما ك ٢	له ىك ٦	صحكه	ما الهو ١	للمـ ١٣	صلحكه	صم الماع	للو ص ٢
سكه	كما ىك ٣	نحو ابكر ٣	سكه	الم ص ٢	عب ١٠	صكه	سم ما للو ١	له ىك ١٧	حكه	للمو سا ىك	ىلمـ ٥	لحكه	صم الما ١٨	للو ص ١٣
مو عسكه	كما مىب ٢	لو ابكر ١٣	مو سكه	الم ما ىے ابكر ١	له عسه ١	مو صكه	سم ما للو	عب ٩	مو حكه	للمو ما للو ١٨	بلمـ ١٦	مو لحكه	صم صاىب ١٦	ص ٥
مسكه	الت صىب ١	عب ٥	مسكه	الى ما للو	له عب ١٢	مصكه	سم ما ابكر ١٨	ىب ١	اسحكه	للمو اما للو ١٧	المـ	امـ لحكه	صم ص ل ١٥	ص ١٥
عسكه	الـ ١	عب ١٤	لى سكه	الى ما عب ١٨	عب ٤	لى صكه	سم ر لوث ١٧	ىب ١١	لى حكه	للمو اكاما ١٦	ص للمـ	لو لحكه	صم سا عب ١٥	ص ٧
سكه	الـ ما مىب ١٨	لعب ٧	للوسكه	الما مرك ١٧	ىب ١٥	سكه	سم الكاع ١٦	للمو عب ٣	لسكه	للمو حاوص ١٥	ص للمـ ١١	ما ىبكه	صم سا للو ١٤	ص ١٨

ہوتا تہا جو اوس دقیقہ کو بہی میل پیمائشی کہہ لیتے بلکہ میل پیمائشی سے کچھہ زیادہ
ہوتا تہا اور حساب زمین کا دقیقہ سے درست ہوتا ہی اسواسطے اوس دقیقہ کا نام
علماء فرنگ نے میل جغرافی رکہا اب طریق مطابقت پیمائش دونو میل کے اس
طرح سے ہے کہ سابق مین تعداد نجہہ سے تا میل معلوم ہوچکی ہی یعنی آٹہہ ۸
فرلانگ خواہ ۸۰ جریب کا ایک میل پیمائشی ہوتا ہے اور بموجب نسبت
لعہ ۶۹ اور ۶۰ کے جیسا کہ اوپر لکہا گیا لعہ جریب کا ایک میل جغرافی
ہوا اب نیچے کی جدول سے جس مین پیمائش مربع ایک دقیقہ ارضی یعنی
میل جغرافی لکہی جاتی ہے مطابقت میل پیمائشی وغیرہ کے معلوم ہوگی +

لیکن واضح ہے کہ اس جدول مین میل جغرافی مطابق خانہ سوم سطر آخر کے
از روے لعہ میل کے لکہا ہے لیکن جو لعہ مین کچھہ کسر بہی زیادہ ہے
اسواسطے اب جو ایکڑ کے میل جغرافی بناتے ہین تب ۸۴ للعہ پر قسمت
کرتے ہین خارج قسمت میل جغرافی ہوتا ہے +

یک	فت								
[illegible]	یک	یارد							
[illegible]	لعہ	یک	پول						
[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	جریب					
[illegible]	[illegible]	اماللعہ	[illegible]	یک	رود فند یعنی فرلانگ [illegible]				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	دونیم	یک	ایکر			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ما	ع	للعہ	یک	میل [illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	میل جغرافی	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فصل نہم تعداد جوت سالانہ کے بیان مین

یہہ قاعدہ ہی حسابی دریافت کرنے کا کہ ہر جگہہ ایک ہل سے سال تمام مین کسقدر جوت ہو سکتی ہی اور ایک پیر چاہ سے کسقدر آب پاشی ہوتی ہی اس قاعدہ کو بہ نسبت دیہات پرگنہ مصطفی آباد ضلع مین پوری کے مین نے نکالا ہی یہہ قاعدہ عام ہو سکتا ہی دریافت تعداد ہر جگہہ کیواسطے جب چند باتین وہانکی معلوم ہو جاوین ایک تو یہہ کہ جیسے بیل یا اونٹ اوس ملک کے ہل مین چلتے ہین اوسط کا درجہ وہ بیل اور اونٹ کس وقت سے کس وقت تک منزل مین بار لیکر چلا کرتے ہین اور اوسط تعداد میلون کی روز چلنے کی کس قدر ہی +

دوسری قسم زمین وہانکی دریافت ہو کہ چکنوٹ یا دومٹ یا ریگ ہی کسواسطے کہ طی مسافت ہر ایک قسم کی علیحدہ ہوگی + تیسرے دریافت ہو جاوے کہ اوس دیس مین دستور ہل چلانے کا ہر روز کس وقت سے کس وقت تک ہی + چوتھے دریافت ہو جاوے یہہ بات کہ اوس دیس مین دستور جوتنے بونے کا کون سے ایام سے کون سے ایام تک ہی اور ربیع اور خریف کو کے مرتبہ جوت کرتے ہین یہہ دستور ہر ایک جگہہ کے بہت جلد اور صحت سے معلوم ہو سکتے ہین جب یہہ دستور معلوم ہو گئے تو دریافت اور صحت تعداد جوت سالانہ کی بربان ہندسہ سے ثابت ہو جاویگی جب تعداد جوت فی ہل سال بہر کی معلوم ہوگی تو خوب نقشے اسکے مرتب ہونگے خصوصاً تشخیص بندوبست کے واسطے ایک اچھا طریقہ دریافت تعداد کا سکی ہی اور دقت بے تردد کی موقع بہی سبب بے تردد کی دریافت ہو جاویگا اور بہت سے امر کے واسطے نتیجہ بہتر بخشیگا اور

خام تحصیل کے وقت بہت سا فایدہ ہوگا + قاعدہ مثال کے واسطے لکہا جاتا
ہی جو پرگنہ مصطفی آباد کی نسبت نکالا گیا ہی + پہلے دریافت کرنا چاہیے
یہہ بات کہ جریب سرکاری جس سے پیمایش ہوئی ہی ۶۰ درعہ الہی سکندری
جسکے مربع کے ۳۶۰۰ درعہ ہوتے ہین یہہ درعہ ملک پنجنہ بیگہہ کے
ہوسے کچا بیگہہ اسکا تہائی یعنی ۱۲۰۰ درعہ ملکسر جانے یہہ حاصل
ہوتا ہی ۳۵ درعہ کو ۳۵ درعہ مین ضرب دینے سے اسواسطے
جریب خام کا طول ۳۵ درعہ کا ہوا اور دیکہنے سے اور ناپنے سے
معلوم ہوا کہ ایک درعہ الہی کے عرض مین پانچ گونڈ یعنی نشان
[illegible] ہل کے ہوتے ہین تو مینے قرار [illegible] ایک کہیت کی شکل کہ بموجب
ہیئت مصرحہ تحت عرض مین ایک جریب خام یعنی ۳۵ درعہ الہی جسمین نشان
ہل کے ۱۷۵ ہوئے اور طول مین آدہی جریب خام یعنی [illegible] درعہ الہی حاصل
۱۲ ۳ ۱۵
الضرب گونڈ کل عرض کا درعہ طول مین [illegible] الہی ہوئے یعنی ایک جریب عرض
اور آدہی جریب طول کی جوت از روے حساب مذکور خط راست حاصل ہوا القصہ
مرقوم اب معلوم کرنا چاہیے کہ درعہ الہی سات حصے ہین درعہ دو دستی یعنی بار
انگریزی جو مروج ہین ہو دمیل مین ایسے ہی آٹھ حصے ہین تو درعہ الہی کے درعہ دو دستی
اسی طرحسے ہوتے ہین کہ درعہ الہی کو سات حصے زیادہ کرکے آٹھ پر قسمت کیا جاے
تو ۱۲ ۳ ۱۵ درعہ الہی کے ۹۸ ۳ ۱۴ درعہ دو دستی ہوئی اسی کو ۱۷۶۰
درعہ میل پر قسمت کیا تو خارج قسمت کچھہ کم آٹھواں حصہ میل ہوا تو معلوم ہوا کہ آدہی
خام جو روزانہ ایک ہل سے جوت ہوتی تو کچھہ کم آٹھویں میل کی مسافت سے

ہوئی اور یہی تعداد ہی بیلون بار کشش کے چلنے کی اس میں بہر تعداد جوت ہر روزہ ایام جوت پر لحاظ کرے جائگی جہاں بیگھہ جرمی بوے اسے چند بیگھہ کا ہی اب علوم کرنا چاہئیے کہ ایام جوت سادہ سی لغایت آخر کاتک پانچ مہینے یا ۱۵۰ روز ہوتے ہیں دو ہی بیگھہ روز کے حساب سے ماعہ کل جوت ہوئی پس چونکہ خریف کو چار مرتبہ جوت کرتے ہیں اور ربیع کو مثل مرتبہ اس حساب سے نعہ کو چار مرتبہ جوت کرینگے حساب سے ماعہ ہوئے اور عہ کو مرتبہ جوت کرینگے حساب سے ماعہ ہوئے کل ماعہ کہ جوت تعداد ہی سالانہ کی ہوگئی زیادتی ایک دو بیگھہ کے قابل لحاظ نہیں ہے +

واضح ہو کہ ربیع جو عہ رکہی ہی وہ اس سبب سے ہی کہ قاعدہ آبپاشی سے اسیقدر ہو سکتی تھی +

مثال خط رست کے دریافت کرنیکی

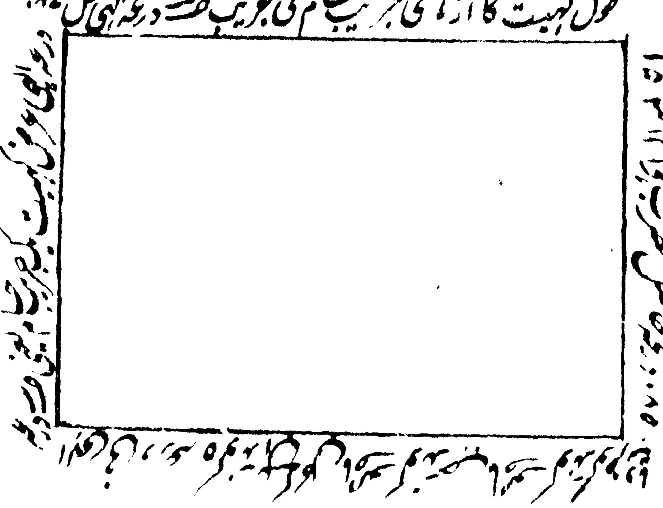

فصل دہم آبپاشی کے بیان مین

قاعدہ تعداد آبپاشی سال بہر کا ÷ اس تعداد کے دریافت کرنیکے واسطے یہہ بات چاہئیے کہ پہلے معلوم ہو جاوے کہ ربیع کی فصل مین جو اور گندم کو اس دیس مین کے مرتبہ پانی سے سینچتے ہین اور جب ایک مرتبہ پانی دے لیتے ہین دوسرا پانی کے روز کے پیچھے دیتے ہین اور کام پانی دینے کا کب سے شروع اور کب تک تمام ہوتا ہی اور برت یعنی رسی جس سے پانی نکالتے ہین کے گز کی ہوتی ہے چنانچہ مطابق رواج اس پرگنہ کے ان باتون پر خیال کرکے تعداد آبپاشی ہر روز کی اور سال بہر کی ذیل حسابی سے نکالی جاتی ہے جہان اوپر کی باتون مین جیسا فرق ہوگا ایسا ہی تعداد آبپاشی سال بہر مین فرق ہو جاویگا یہہ تین مدات سے استخراج ہوگا بموجب تفصیل ذیل ÷

پہلی مد حساب آبپاشی روزانہ کا ہی ÷

تعداد برت مطابق رواج اس پرگنہ کے ۱۲ درعہ دو دستی ہے طول آمد و رفت دونون طرف کی سطح زمین پر جسکو ہی کوئی کہتے ہین ۲۴ درعہ بیلون کی مسافت روزانہ بقدر ۸ میل کے جنکے ۱۴۰۸۰ درعہ ہوئی اسکو ۲۴ درعہ پر کہ جتے ایک مرتبہ ڈول نکلتا ہی قسمت کیا تو ۵۸۷ خارج قسمت ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ دن بہر مین ۵۸۷ ڈول کوئیے سے نکل سکتے ہین فقط ÷

دوسری مد حساب سطح پیمانہ آب کا جو بالفعل تیار ہی ہر ایک سررشتہ مال میں بموجب حکم صاحبان صدر بورڈ کے

قطر زیرین پیمانہ بارش	محیط زیرین پیمانہ	سطح زیرین اوسکی ضرب ہوا	ارتفاع پیمانہ بارش	حاصل الضرب سطح کا ارتفاع میں
۲ گرہ	۶ گرہ	۳ گرہ مکسر	۱۶ گرہ	۴۸ گرہ مکعب

یعنی ایک چھوٹی پیمانہ آب سے جو کہ بہرا ہووے تو ۴۸ گرہ مکعب یا سطح زمین ۴۸ گرہ مکسر تر ہو سکتی ہی

تیسری مد حساب تر ہونے زمین کا روز روز کی آبپاشی سے

فی ہر چیرمی از روئے پیمود	فی پیمانہ بارش جو تر ہوتا ہی بموجب حساب بالا	حاصل الضرب ۱۱ پیمانہ کے ہوا
۱۱ پیمانہ آبپاشی	۴۸ گرہ مکسر	۵۲۸

تصنیف

مضروب ۲۶۴

مضروب فیہ ۵۸۷ ڈول دن بہر کے

حاصل الضرب گرہ مکسر

بالحفاظ دو گرہ ۱۵۴۹۶۸

تصریح قاعدہ کی

ایک ڈول گیارہ پیمانہ آب سے ۵۲۸ گرہ کا سطح زمین بموجب قاعدہ کے تر ہوا

اب انحفاظ پانی کا یعنی دہسنا اوسکا کہیت کی زمین مین قسم مٹی پر موقوف ہی
لیکن درمیان اراضی مین ۲ گرہ کا انحفاظ کافی سمجھہ کر حاصل ضرب کو تنصیف
کر لیا تو ۲۶۴ ہوا اسکو تعداد دول کل روز مین کہ بقدر ۵۸۷ ہے ضرب
دیا تو حاصل الضرب ہوا ۱۵۴۹۶۸ اب معلوم ہوا کہ دن بہر کی آبپاشی
سے اسقدر گرہ تک بانحفاظ دو گرہ تر ہوتی ہین اسپر قسمت کیا ۳۱۳۶۰۰
گرہ بیگہہ خام کو تو خارج قسمت قریب ۱۰ بسوہ کے ہوئی ثابت ہوا کہ دن
بہر مین ۱۰ بسوہ خام ایک پر سے تر ہو سکتے ہین + حال اس پرگنہ کا
ہے کہ جو ایک مرتبہ پانی سب کہیت کو دے لین تو اعتدال کے سال مین
۲۰ دن کے بعد پانی دینے کی حاجت ہوتی ہی جو سال خشکی کا ہو تو
پندرہ دن کے بعد پانی دینے کی حاجت ہوتی ہی اسی طرح سے بحساب یعنی
جو کو تین پانی اور گندم کو چار پانی دیے جاتے ہین پانی دینے کا کام نصف
اگہن سے آخر پہاگن تک تمام ہو جاتا ہی یہہ ایام آبپاشی ۳ مہینے ہوئے
تو ۱۰ بسوہ روز کے حساب سے کل تعداد آبپاشی ۳ مہینے کی ہوئی
۴۵ بیگہ خام کہ جسکا چہارم ۱۱ بیگہ ۵ بسوہ پختہ ہوا چار دفعہ پانی دینے کے
حساب سے + ان دونون قاعدون سے معلوم ہو گیا تعداد جوت
سالانہ معہ تفصیل خریف اور ربیع کس واسطے کہ واضح ہی کہ اس دیار مین
ربیع بلا آبپاشی نہین ہو سکتی ہی اور آبپاشی جسقدر حساب سے ممکن ہے
وہی تعداد ربیع ہو سکتی ہی اب دریافت ریت اراضی پرگنہ اور موضع سے
نکاسی اوسکی سہل طریق سے نکل سکتی ہی و ہر جگہ علیحدہ حساب ہو گا نہ بطور حساب عام

ہواسطے لکھنا کچھ ضرور نہین ہے + واضح ہو کہ بعض صاحبان ذی فنون نے
فرمائش کے ہی کہ اب نکلنا پانی کا از روے وزن معلوم ہو جاے کہ کسقدر وزن
کا پانی کسقدر قوت سے نکل سکتا ہی اور از روی وزن کسقدر پانی سے کسقدر
زمین تر ہو سکتی ہے تاکہ صرف نکلنے پانی کا از روی کل اور آلات صنعی سے
اور محاصل چھپاشی کا دریافت ہو بعد اسکے درصورت فائدہ ایک کل
صنعی واسطے نکالنے پانی کے بلا اعانت مویشی درست کیجاے
جیسے ولایت انگلشیہ مین ہے ہواسطے مین اب
درستی اوسکے حساب مین مصروف ہون +
انشاء اللہ تعالی اگر وہ حساب درست
ہوگیا تو متعاقب وہ بھی
چھپوایا جائیگا فقط

تمام شد

ع — ۲

۶۴۰۶۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

(۹۶۶)